صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 30 دسمبر 2010 بمطابق 23 محرم الحرام 1432 ہجری صبح گیارہ بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا O يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

(ترجمہ): خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بے شک خدا سنتا اور دیکھتا ہے۔ مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل بھی اچھا ہے۔

و آخِرُ الدَعوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions' Hour'. Adnan Khan Wazir Sahib. Not present. Shahzia Tehmas Khan, not present. Naeema Nisar, not present. Ziyad Akram Durrani Sahib, not present. Akram Khan Durrani Sahib, not present. Again Akram Khan Durrani Sahib, not present. Badshah Saleh Sahib, not present. Noor Sahar Sahiba, not present. Mohammad Ali Shah Sahib.

سید محمد علی شاہ باچا: جناب سپیکر، زہ راغلے یم۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 839۔

* 839 _ سید محمد علی شاہ باچا: کیاوزیر معدنیات وقدرتی وسائل ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبہ میں تمام معدنیات بشمول قیمتی پتھر، کوئلہ، کرومائٹ، سوپ سٹون، ماربل، گرینائیٹ، تانبہ، سلیکا سینڈ، لڈز زمرد، جپسم پائے جاتے ہیں اور مروجہ قوانین کے تحت ایک سادہ درخواست پر پہلے آئیے پہلے پائیے کے اصول پر ان کی لیز دی جاتی ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ ضلع کرک اور ضلع کوہاٹ کے وسیع وعریض رقبے پر نمک کے وسیع ذخائر موجود ہیں؛

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ نمک واحد معدن ہے جو مذکورہ اصول سے مستثنیٰ ہے بلکہ عام بولی کے ذریعے اس کی لیز دی جاتی ہے؛

(د) آیایہ بھی درست ہے کہ تاحال چند مخصوص لوگوں کو نمک کے علاقے لیز پر دیئے گئے ہیں؛

(ھ) آیایہ بھی درست ہے کہ محکمے کا رویہ ضلع کرک اور ضلع کوہاٹ کے عوام کے ساتھ غیر منصفانہ ہے جس کی وجہ سے علاقے کی ترقی اور ہزاروں لوگوں کے روزگار کے مواقع روکے گئے ہیں؛

(و) اگر (الف) تا (ھ) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت اس غیر منصفانہ پالیسی کو منسوخ کر کے نمک کو باقی معدنیات کی طرح عام قوانین کے تحت لیز پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات، معدنی ترقی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ صوبہ قیمتی معدنیات بشمول کوئلہ، کرومائیٹ، سوپ سٹون، ماربل، گرینائیٹ، تانبہ، سیلیکا سینڈ، زمرد، روبی، جپسم و دیگر سے مالامال ہے اور مروجہ قوانین کی بنیاد پر پٹہ جات دیئے جاتے ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ ضلع کرک اور ضلع کوہاٹ کے وسیع وعریض رقبے پر نمک کے وسیع ذخائر موجود ہیں جو کہ لاچی سے کرک تک مختلف جگہوں پر واقع ہیں، نمایاں مقامات بانڈہ داؤد شاہ، بہادر خیل، جٹہ اسماعیل خیل، مالگین، لاچی وغیرہ ہیں۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ صوبائی کابینہ کے اجلاس مورخہ 5 مارچ 1989 کے فیصلے کے تحت نمک کے پٹہ جات کو بذریعہ نیلامی منظور کئے جاتے ہیں۔

(د) جی نہیں، ماسوائے پبلک سیکٹر اداروں کے نمک کے جتنے بھی پٹہ جات دیئے گئے ہیں وہ مروجہ ضوابط کے تحت بذریعہ نیلامی یا نیلامی کی بنیاد پر اضافی ادائیگی کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔

(ھ) جی نہیں، محکمہ شمال مغربی سرحدی صوبہ کے مروجہ قوانین 2005 کے تحت صوبے کے تمام باشندوں سے یکساں پاسداری کرتا ہے اور اس کا پابند ہے اور ابھی تک ضلع کوہاٹ اور کرک میں مختلف معدنیات کی مد میں ایک سو دو پٹہ جات دیئے گئے ہیں، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ محکمہ کا رویہ ضلع کرک اور کوہاٹ کے عوام سے امتیازی نہیں بلکہ حوصلہ کن ہے اور اب تک ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کو روزگار حاصل ہوا ہے۔

(و) محکمہ ہذا صوبائی کابینہ کے اجلاس مورخہ 5 مارچ 1989 کے فیصلے کے مطابق نمک کے پٹہ جات کو بذریعہ نیلامی دینے کا خواہاں ہے، جس کی مد میں صوبہ سرحد کے خزانے کو معدنی محاصل میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا، لہذا محکمہ ہذا موجودہ پالیسی کو جاری رکھنے کی استدعا کرتا ہے۔

سید محمد علی شاہ باچا: مطمئن یم۔

Mr. Speaker: Thank you, ji, thank you. Javid Abbasi Sahib, not present. Malik Qasim Khan Khattak Sahib, Question No. 1203.

ملک قاسم خان خٹک: ما جی لا پرھاؤ کہے نہ دے۔

جناب سپیکر: دا او گورہ جی۔

Muhammad Anwar Khan Sahib, not present. Badshah Saleh Sahib, not present. Naseer Muhammad Maidad Khel, not present. Muhammad Zamin Khan, not present. Dr. Zakirullah Khan, Question No. 1228.

* 1228 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر کھیل وثقافت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صوبے میں کھیل وثقافت کے فروغ اور بہتری کیلئے مختلف پروگراموں اور کھیل کے میدانوں پر رقم خرچ کرتا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) موجودہ دور حکومت نے ضلع دیر پائیں میں کونسے منصوبوں اور پروگراموں پر کتنی رقم اور کہاں کہاں خرچ کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) آیا حکومت چکدرہ اور اوچ کے مقامات پر ان سرگرمیوں کے فروغ کیلئے منصوبے منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل، ثقافت) (جواب وزیر خوراک نے پڑھا): (الف) یہ درست ہے کہ محکمہ کھیل وثقافت کے میدانوں پر رقم خرچ کرتا ہے، مزید برآں یہ کہ صوبائی حکومت نہ صرف دیر پائیں بلکہ صوبے بھر میں ثقافتی سرگرمیوں کو فروغ دینے کیلئے مناسب منصوبہ بندی کر رہی ہے، جسے جلد عملی شکل دی جائیگی۔

(ب) (i) موجودہ دور حکومت میں ضلع دیر پائیں میں کھیل کے میدانوں کی فراہمی کیلئے مندرجہ ذیل دو منصوبوں کی منظوری دی گئی ہیں۔

Name of Project	Cost	Releases
Playground at Lakor Kambat	6.201	4.531
Playground at PF-96	10.185	10.185

(ii) محکمہ کھیل صوبہ خیبر پختونخوا کی کوشش اور ارادہ ہے کہ صوبہ کے تمام اضلاع میں تحصیل کی سطح تک کھیل کے میدانوں کی فراہمی کو ممکن بنائے۔ فی الحال چکدرہ کے مقام پر کھیل کے میدان کے فروغ کیلئے کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے، البتہ اوچ کے مقام پر سٹیڈیم کی تعمیر کیلئے مرکزی حکومت کے 2010-11 کے ترقیاتی پروگرام پی ایس ڈی پی میں 18.556 ملین کی لاگت سے ایک سکیم شامل کی گئی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ زما د دے (ب) جز جواب دوئ راکړے دے، ما د اوچ او چکدرے په مقاماتو باندے د پلے ګراونډ او د دے د پاره دغه غوښتنے دی نو دوئ وائی چه زمونږ دا منصوبه هډو زیر غور نه ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ہمارے معزز منسٹر صاحب ہیں، انکی تو گیمز، اچھا آپ، جی جی، دوسرے منسٹر صاحب جواب دینگے۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: بنه جی۔ جناب سپیکر صاحب! تاسو ته پته ده چه ادینزئ په دیر لوئر کښے دے، تیر وخت کښے خو مکمل په کنټرول کښے راغلے وه د طالبانو دا علاقه، هلته د کهیل او د ثقافت د فروغ د پاره هیڅ قسمه څه Facilities د حکومت طرف نه نشته، دا سوال ما کړے وو، دا Big Cities دی، چکدره او اوچ خاص کر او نور په ادینزئ کښے هم غټ غټ کلی دی او دوئ بیا هم وائی چه د آئنده د پاره هم څه پروګرام هلته نشته دے چه یا پلے ګراونډ چا ته ورکړو او یا پکښے نور څه ثقافتی پروګرامونه دغه کړو، مخکښے ئے بوځو ځکه زه وایم چه دا هزاروں نوجوان دی، دغه شان دغلته په کوڅو کښے ناست دی، په بازارونو کښے نو څه مطلب دے د ګورنمنټ چه یره نور هم دهشت ګردئ طرف ته دا خلق وروړاندے کوی؟ دا خو یوه لاره ده چه په دے طریقه باندے مونږه رااونیسو چه دا بچی مازیګر ځی او هلته کښے خپل کهیل اوکړی او حصه واخلی، هغه نیشنل دغه ته هم راتلے شی۔

Mr. Speaker: Ji Janab Shahzi Khan Sahib, on behalf of Minister for Sports.

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): سر، جس طرح انہوں نے نشاندہی کی ہے اور اس گورنمنٹ کا یہ خیال ہے کہ ہر ڈسٹرکٹ میں ایک پورا سٹیڈیم ہونا چاہیئے اور اسی طرح ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر پر پوری Facilities کے ساتھ ایک سٹیڈیم ہونا چاہیئے، اس سلسلے میں پی ایس ڈی پی میں کچھ پیسے مختص کئے گئے تھے، جیسے ہی انشاء اللہ ہمیں وہ پیسے Available ہوتے ہیں تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انہوں نے جو نشاندہی کی ہے، اس پر ضرور کام کیا جائیگا۔

جناب سپیکر: نہیں، ان کا مقصد اچھا ہے، کوشش کریں کہ ان کو کچھ وہ ہو جائے، سپورٹس کی طرف بچوں کو راغب کریں اور Facilities دینی چاہئیں جی۔ محترمہ عظمیٰ خان بی بی، Not present۔ محترمہ نور سحر صاحبہ، Not present۔ ملک قاسم خان خټک صاحب! سوال د پیدا کړو که نه؟ سوال نمبر څه دے؟

* 1203 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر معدنیات و قدرتی وسائل از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک کے پہاڑوں میں مختلف اقسام کی معدنیات پائی جاتی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ معدنیات مختلف اوقات میں مختلف لوگوں کو الاٹ کی جاتی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ معدنیات پر مختلف قسم کے ٹیکس مثلاً سرفس رینٹ، سیلز ٹیکس اور پروڈکشن بونس قانون کے مطابق ادا کئے جاتے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات ثبات میں ہوں تو:

(1) ضلع کرک کے پہاڑوں میں کون کونسی اور کتنی مقدار میں معدنیات پائی جاتی ہیں؛

(2) تمام الاٹ شدہ افراد کے نام، مکمل کوائف، لیز آرڈر اور ایگریمنٹ لیٹر کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(3) گزشتہ پندرہ سال سے سرفس رینٹ، سیلز ٹیکس اور پروڈکشن بونس کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز آیا مفاد عامہ کیلئے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے؟

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات، معدنی ترقی): (الف) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ ضلع کرک کے پہاڑی سلسلوں میں جپسم، کوئلہ، لائم سٹون، نمک، خام لوہے کی معدنیات پائی جاتی ہیں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مروجہ قانون کے مطابق پٹہ دار مالک جائیداد سے مالکانہ حقوق کیلئے تصفیہ کرنے کا پابند ہوتا ہے، بصورت دیگر کسی تنازعہ کی صورت میں حکومت کا مقرر کردہ سرفس رینٹ کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے جس کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں سیلز ٹیکس اور پروڈکشن بونس کا محکمہ معدنیات کے ساتھ کوئی تعلق، واسطہ نہیں، اس سلسلے میں متعلقہ محکمہ جات سے رجوع کیا جائے۔

(د) (1) جیسا کہ جز (الف) بالا میں بیان کیا گیا ہے کہ جپسم، لائم سٹون اور نمک وافر مقدار میں پایا جاتا ہے، بہر حال اس کی صحیح مقدار کیلئے پٹہ داروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے منظور شدہ رقبہ جات میں معدنیات کی مقدار معلوم کریں، مزید برآں حکومت خیبر پختونخوا نے جاری سال سے کوئلے اور لوہے کے Exploration کیلئے سکیم منظور کی ہے تاکہ جنوبی اضلاع، بشمول ضلع کرک میں معدنیات کا تخمینہ لگایا جاسکے۔

(2) فہرست ایوان کو فراہم کی گئی۔

(3) مالکانہ حقوق (سرفس رینٹ) کے بارے میں عرض کی جاتی ہے کہ یہ قابض جائیداد اور پٹہ دار کا باہمی معاملہ ہوتا ہے، بصورت دیگر حکومت کے مقرر کردہ سرفس رینٹ کو کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے جس کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔ چونکہ سرفس رینٹ کا معاملہ نجی ہوتا ہے اسلئے اسکی تفصیل محکمہ کے ریکارڈ میں نہیں ہوتی۔ سیلز ٹیکس اور پروڈکشن بونس کی وضاحت جز (ج) میں آخر الذکر کر دیا گیا ہے۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: زه جی دا چه کوم جوابونه شوی دی، دا (الف)، (ب)، (ج) نه زه مطمئن نه یم، زه ریکویسټ کوم منسټر صاحب! دا ډیر اهم کوئسچن دے که دا کمیټئ ته حواله کړئ جی۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, honourable Minister for Mineral and Natural Recourses.

<u>جناب محمود زیب خان(وزیر معدنیات، معدنی ترقی)</u>: دے جی په څه مطمئن نه دے، مونږ ته د لږ وضاحت اوکړی؟

<u>جناب سپیکر</u>: تاسو یو کار اوکړئ کنه، چه تاسو د کوم څیز نه مطمئن نه یئ، سپلیمنټری سوال اوکړئ نو بیا که جواب بنه ملاؤ نه شی، بیا طریقه دا ده۔۔۔۔۔

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: ما جی دا ووئیلی دی چه "*گزشتہ پندرہ سال سے سرفس رینٹ سیلز ٹیکس اور پروڈکشن بونس کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز آیا مفاد عامہ کیلئے کوئی منصوبہ بنایا گیاہے؟*" جناب والا، دا ډیر لوئے، هلته نه د کوئلے او جپسم ډیر لوئے آمدن کیږی او د عوامو د پاره هیڅ قسم داسے منصوبه تر اوسه پورے نه ده جوړه شوے نو مونږ دا وایو چه دا پیسے ډیرے عبث ځی چه دا د مفاد عامه د پاره دوئ هلته کښے څه کوی؟ دوئ نه چه مونږ دا پوښتنه اوکړو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: *جی جناب آنریبل منسٹر، محمود زیب خان۔*

<u>وزیر(معدنیات، معدنی ترقی)</u>: جناب سپیکر صاحب، ملک صاحب چه کوم کوئسچن کړے دے، د هغے متعلق خبره دا ده چه کوم سرفس رینټ باره کښے دوئ خبره کوی نو سرفس رینټ چه دے، دا د لیز هولډر او کوم چه د زمکے مالک وی، د هغوی په درمیان کښے وی، د دے نه گورنمنټ ته څه دغه نه راځی، د دے سرفس رینټ نه حکومت ته څه نه راځی، لهذا دا د مالک او لیز هولډر په مینځ کښے کیږی او دا پرائیویټ دغه باندے کیږی۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا یو پرائیویټ ډیل وی چه د هغوی تر مینځه اوشی، تاسو پکښے څه غواړئ جی، کوم یو سوال دے، ستاسو سوال څه دے؟

<u>ملک قاسم خان خٹک</u>: سر ډیر اهم دے او دے نه ډیر لوئے پروډکشن کیږی او هغه پروډکشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: په هغے کبنے خو څه شک نشته دے ، اوس سوال څه دے جی ؟

ملک قاسم خان خٹک: زما سوال دا دے چه هلته کبنے دوئ د مفاد عامه د پاره څه رنگ چه ایم او ایل او او جی ډی سی ایل کرک ضلع کبنے پروډ کشن بونس په مد کبنے کروړونه روپئ ورکوی، دا نمونه کوئله، جپسم او سلیکا مختلف قسم هلته نه معدنیات رااوځی، د پروډ کشن بونس په مد کبنے مونږ ته هیڅ قسم دوئ نه راکوی نو مونږ دا وایو چه د عوامو د پاره به دوئ څه کوی؟ هلته جی، دومره Explosion کیږی، دومره زمکه لاندے لاړله او دومره بیمارئ پهیلاویږی او عوامو د پاره هلته د فلاح انتظام نه کوی۔

وزیر (معدنیات، معدنی ترقی): جناب سپیکر، لکه دیکبنے د گورنمنټ ټیکس نشته دے چه هغه واپس په خلقو باندے اولګی، دغه کوم لیز هولډر چه دے یا پرائیویټ چه د چا زمکے دی، د هغوی په مینځ کبنے یو سرفس رینټ دغه کیږی او هغه پیسے خلقو ته ملاویږی، څوک چه اونرز دی د زمکے۔

جناب سپیکر: شکریه۔ جی تاسو، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل کاکاخیل: *شکریہ، جناب سپیکر۔ ملک قاسم صاحب نے جو سوال کیا ہے، میں صرف منسٹر معدنیات سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ شکر الحمد للہ ضلع کرک میں جپسم روزانہ ہزاروں کی تعداد میں ٹرکیں جارہے ہیں اور نمک بھی اور اسی طرح کوئلہ بھی، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ معدنیات کے محکمے نے اس مد میں ابھی تک ضلع کرک میں کچھ چیزیں لگائی ہیں، کوئی سڑک، کوئی پانی کا منصوبے کیونکہ یہ ٹیکس تو Already گورنمنٹ کو آرہا ہے، اس میں کوئی چیز ابھی تک لگائی ہے یا نہیں؟ میرے خیال میں ابھی تک انہوں نے کچھ بھی نہیں لگائی، پلیز ذرا آپ ہمارے ساتھ یہ وعدہ کرلیں کہ جو ٹیکس آتا ہے، اس میں کچھ نہ کچھ ضلع کرک کے ان علاقوں پر، میری عرض پھر بھی یہ ہے کہ ان علاقوں میں، ان گاؤں میں کہ جن علاقوں سے یہ چیزیں نکل رہی ہیں، نہ کہ پورے ضلع میں۔ تھینک یو، سر۔*

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، هسے که تاسو سره څه پلاننگ وی، دا فریش کوئسچن دے ، دا نوے کوئسچن راغلو خو دے د پاره څه پلاننگ شته چه چرته څه لږ ډیر ډیویلپمنټ د پاره تاسو ورله څه۔۔۔۔

وزیر (معدنیات، معدنی ترقی): ډیویلپمنټ جی، زمونږه د لیبر په دغه کښے کیږی او هغه لیبر ډیپارټمنټ کوی جی، هغه بیل یو دغه دے، د هغے د پاره سکول یا هسپتال یا واټر سپلائی کوی خو هغه د دوئ د لیبر نه چه کومے پیسے جمع کیږی نو هغه بیا لیبر ډیپارټمنټ د هغے د پاره سکیمونه اخلی جی۔

جناب سپیکر: نه، هغه ټهیک شوه خو داسے ډیر Income چه دا څنگه میاں صاحب یا قاسم خان خټک صاحب وائی که دومره Vast income وی نو څه پلاننگ ورله اوکړئ، د څه روډ وغیره انفراسټرکچر ورکړئ، تهینک یو، جی۔ ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں جناب وجیہہ الزمان۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، میرا سوال جو ایجنڈے میں تھا، وہ رہ گیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سوال نمبر 859 ایجنڈے پر تھا اور آپ نے یہ نہیں لیا سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ Reply لیٹ آیا ہے اور We accepting this یہ ابھی آئی ہے، یہ اس دن کلیئر ڈائریکٹیو ایشو ہو چکا ہے کہ اب ڈیپارٹمنٹس کو صبح کے وقت Reply کبھی ادھر Accept نہیں ہو گی۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

560 _ جناب عدنان خان وزیر: کیا وزیر محنت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ویلفیئر بورڈ نے لیبر کالونیوں کیلئے زمین خریدی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ زمینوں کی قیمتوں میں غیر قانونی طور پر اضافہ کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ کالونیوں کیلئے زمین کہاں کہاں پر خریدی گئی ہے اور اس کی کتنی قیمت مقرر کی گئی ہے، اگر قیمتوں میں غیر قانونی طور پر اضافہ کیا گیا ہے تو اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ نے Governing Body Islamabad کے احکامات کے تحت لیبر کالونیوں کیلئے ریگی للمہ پشاور، جلوزئی، نوشہرہ اور کوٹ نجیب اللہ ہری پور میں زمین خریدی ہے۔

(ب) نہیں، ورکرز ویلفیئر بورڈ نے مذکورہ زمینوں کی قیمتوں میں غیر قانونی طور پر کوئی اضافہ نہیں کیا اور قانون وقواعد کے مطابق خریداری ہوئی ہے۔

(ج) (الف)و(ب) میں اس سوال کی وضاحت ہو چکی ہے۔

910 _ محترمہ شازیہ طہماس خان: کیاوزیر محنت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں Bonded Labour کے مسئلے کو حل کرنے کے اقدامات کئے جارہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبے میں Bonded labour کے کتنے کیسز رجسٹر کئے جاچکے ہیں؛

(ii) آیا صوبے میں اس حوالے سے کوئی سروے ہوا ہے؟

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): (الف) Bonded labour کلی طور پر اس وزارت کے دائرہ اختیار میں نہیں آتی کیونکہ موجودہ قومی قانون کے مطابق Bonded labour کے مسئلہ پر نظر رکھنے کیلئے ضلعی ناظم کی سرکردگی میں District Vigilance Committees بنائی گئی ہیں جن میں محکمہ محنت کے ضلعی افسران کو سیکرٹری کا عہدہ تفویض کیا گیا ہے مگر بد قسمتی سے متذکرہ کمیٹیاں ابھی تک بوجوہ فعال نہیں، تاہم محکمہ محنت نے مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر وفاقی حکومت سے متذکرہ کمیٹیوں کی فعالیت اور بندشی محنت کشوں کی مفت قانونی امداد کیلئے درخواست کی جس کی روشنی میں وفاقی حکومت نے صرف مفت قانونی امداد کیلئے فنڈز فراہم کئے جس کے تحت محکمہ محنت میں Legal Aid Service Unit (LASU) قائم کیا گیا، جس کو جاری رکھنے کیلئے وفاقی حکومت سے درخواست کی گئی ہے۔ مزید برآں اس یونٹ کو مستقل بنیاد پر جاری رکھنے کیلئے صوبائی حکومت سے درخواست کی جارہی ہے۔

(ب) (i) مفت قانونی امداد کے زمرے میں اب تک محکمہ محنت (LASU) کو اٹھارہ کیسز موصول ہوئے ہیں جو تمام کے تمام حل کرائے گئے ہیں اور ان Bonded Labour کے تقریباً ایک سو بیس افراد خانہ کو بندشی محنت سے نجات دلائی گئی ہے۔

(ii) سرکاری طور پر اس مسئلہ پر ابھی تک کوئی سروے نہیں ہوا ہے، البتہ غیر سرکاری تنظیمیں وقتاً فوقتاً سروے کرنے کا دعویٰ کرتی رہتی ہیں۔

1055 _ محترمہ نعیمہ شاہین نثار: کیاوزیر محنت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ وزیراعظم پاکستان نے لیبر ملازمین کی تنخواہ کم از کم چھ ہزار روپے مقرر کرنے کا اعلان کیا تھا:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کونسی کمپنیوں/فیکٹریوں کے لیبر ملازمین کو چھ ہزار روپے تنخواہ ادا کی جارہی ہے، مکمل لسٹ فراہم کی جائے؟

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): (الف) ہاں یہ درست ہے کہ وزیراعظم پاکستان نے حکومت سنبھالتے ہی محنت کشوں کی کم از کم اجرت میں اضافہ کیا اور اسے چھ ہزار روپے ماہانہ کی شرح سے مقرر کیا گیا۔

(ب) جہاں تک ان ادارہ جات کی فہرست کا تعلق ہے جو حکومت کی مقرر کردہ کم از کم اجرت ادا کرتے ہیں تو اس سلسلہ میں معزز رکن اسمبلی کے علم میں یہ امر لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ بسا اوقات اس طرح ہوتا ہے کہ ایک ادارہ ایک موقع پر کم از کم اجرت کی ادائیگی کرتا ہے مگر دوسرے موقع پر اس سے روگردانی کرتے ہوئے پایا جاتا ہے، لہذا ایسے ادارہ جات کی حتمی فہرست مرتب کرنا تقریباً ایک ناممکن امر ہے تاہم محکمہ محنت کم از کم اجرت کے نفاذ کیلئے شبانہ روز کوششوں میں مصروف ہے اور مجوزہ شرح اجرت کی ادائیگی سے روگردانی کرنے والوں کو چالان کرتا ہے۔ جناب وزیراعظم پاکستان کی جانب سے اعلان کے بعد اب یہ قانون بن گیا ہے اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا۔ جہاں تک بڑے یونٹوں کا تعلق ہے تو اس پر سو فیصد عمل کر رہے ہیں لیکن بعض چھوٹی صنعتیں خلاف ورزی کی مرتکب ہو رہی تھیں جن کے خلاف موثر کارروائی کر کے ان سے کم از کم اجرت کے قانون پر عمل کروایا گیا۔ مثلاً شمع گھی ملز نوشہرہ، رحمان کاٹن ملز تخت بھائی، پی سی ہوٹل وغیرہ، علاوہ ازیں حیات آباد انڈسٹریل اسٹیٹ کے کئی کارخانوں سے بھی عمل درآمد کروایا گیا اور یہ کارروائی جاری ہے۔ کم از کم اجرت چھ ہزار روپے مقرر ہونے کے بعد سے اب تک محکمہ محنت کی اس مد میں کارکردگی درج ذیل رہی ہے:

معائنہ جات	چالان کی تعداد	فیصلہ کردہ کیسز	عائدکردہ جرمانے
1002	1870	1419	461,990

1148- جناب زیاد اکرم درانی: کیا وزیر محنت وافرادی قوت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ سوشل سیکورٹی میں ڈائریکٹر آڈٹ کی آسامی پر بھرتی کیلئے اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آسامی پر بھرتی قانونی طور پر باہر سے بھی کی جاسکتی ہے:

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا میں سروس رولز کے مطابق اہل آفیسر موجود نہ ہو تو ڈائریکٹر آڈٹ فنانس یا لوکل فنڈ آڈٹ سے ڈیپوٹیشن پر تعینات ہو سکتا ہے ;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو :

(i) آیا مذکورہ آسامی پر تعیناتی کے بارے میں کمیٹی نے میٹنگ منعقد کی تھی اور کمیٹی نے متفقہ طور پر ڈائریکٹر کو آسامی پر بھرتی کرنے کی سفارش کی تھی ;

(ii) مذکورہ محکمانہ کمیٹی برائے ترقی کی سفارش کی روئیداد کی کاپی فراہم کی جائے ؟

حاجی شیراعظم خان وزیر (وزیر محنت): (الف) درست ہے۔ اشتہار روزنامہ 'آج' مورخہ 31 مارچ 2010 کی نقل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ب) درست ہے، مذکورہ سروس ریگولیشنز کے اعلامیہ بحوالہ نمبر SOL(L) 4-7/2007 مورخہ 26-03-2010 کی نقل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ج) درست نہیں، ادارہ کے سروس ریگولیشنز کے تحت ترقی کیلئے موزوں امیدوار کی عدم موجودگی کی صورت میں ڈائریکٹر آڈٹ (BS-18) کی آسامی بذریعہ ابتدائی بھرتی پر کی جا سکتی ہے۔ مذکورہ سروس ریگولیشنز کی نقل ایوان کو فراہم کی گئی۔

(د) (i) ادارہ کی گورننگ باڈی نے اپنے اٹھاون واں اجلاس منعقدہ 20 اگست 2009 میں ڈائریکٹر آڈٹ (BS-18) کی آسامی کو بذریعہ ابتدائی بھرتی پر کرنے کی منظوری دی تھی، اجلاس کی روئیداد، منعقدہ 20 اگست بوقت 11 بجے، کی نقول فراہم کی گئیں۔

(ii) ادارہ کے ڈیپارٹمنٹل سلیکشن بورڈ نے اپنے اجلاس منعقدہ 28 اپریل 2010 میں مذکورہ آسامی کو بذریعہ ابتدائی بھرتی پر کرنے کی سفارش کی، روئیداد کی نقول بھی ایوان کو فراہم کی گئیں۔

1156 _ جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): کیا وزیر محنت و افرادی قوت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ سوشل سیکورٹی میں مختلف کیڈرز کی آسامیوں کو میرٹ کے مطابق اپ گریڈ کیا گیا ہے ;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ جن پوسٹوں کو اپ گریڈ کیا گیا، ان کی منظوری ڈی پی سی نے دی ہے اور باقاعدہ روئیداد جاری کی گئی ہے ;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) جن پوسٹوں کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا، آیا ان پر تعینات افسران ترقی کے مستحق نہیں تھے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) آیا آڈٹ آفیسر کی آسامی کو بھی اپ گریڈ کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت):</u> (الف) یہ درست ہے، دو کیڈرز سوشل سیکورٹی آفیسر (BS-16) اور اسسٹنٹ پروگرامر (BS-16) کو (BS-17) میں اپ گریڈ کیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ جن آسامیوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے، ان کی منظوری ادارہ کی گورننگ باڈی جو با اختیار فورم ہے، نے اپنے اٹھاونویں اجلاس منعقدہ 20 اگست 2009 کو دی تھی جس کی روئیداد باقاعدہ جاری کی گئی ہے جس کی نقل ایوان میں پیش کی گئی۔

(ج) (i) سوشل سیکورٹی آفیسر اور اسسٹنٹ پروگرامر کی آسامیوں کے علاوہ کسی دوسری آسامی کو اپ گریڈ کرنے کیلئے ادارہ کی گورننگ باڈی کو منظوری کیلئے پیش نہیں کیا گیا تھا۔

(ii) آڈٹ آفیسر (BS-16) کی آسامی کو اپ گریڈ نہیں کیا گیا، تاہم آڈٹ آفیسر کی واحد آسامی پر تعینات آفیسر کو ادارہ کے ڈیپارٹمنٹل سلیکشن / پروموشن بورڈ کی سفارش پر 4 مئی 2010 سے ڈپٹی ڈائریکٹر آڈٹ (BS-17) کی آسامی پر Acting charge کی بنیاد پر تعینات کر دیا گیا ہے، حکمنامہ بحوالہ نمبر SSP/Admn/6934-43 مورخہ 09-06-2010 کی نقل ایوان میں پیش کی گئی۔

1158 _ <u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> کیا وزیر محنت وافرادی قوت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ سوشل سیکورٹی میں ڈپٹی ڈائریکٹر آڈٹ کی آسامی خالی ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آسامی پر کرنے کیلئے قانون کے مطابق پروموشن / ترقی دی جاسکتی ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آسامی پر ڈیپوٹیشن پر محکمہ خزانہ یا لوکل فنڈ آڈٹ سے بھی آفیسر کو تعینات کیا جاسکتا ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا کی پالیسی / سروس رولز کے مطابق موجودہ آڈٹ آفیسر کو ترقی دے کر ڈپٹی ڈائریکٹر کی پوسٹ پر تعینات کیا جاسکتا ہے؛

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ نے جس آڈٹ آفیسر کی ترقی کا کیس تیار کیا تھا، اسے کیوں ڈراپ کیا گیا:
(ii) 14 اپریل 2009 کو جو ڈی پی سی کی میٹنگ ہونا تھی، کو کیوں غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کیا گیا، وجوہات بمعہ تفصیل فراہم کی جائیں؟

<u>حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت):</u> (الف) ڈپٹی ڈائریکٹر آڈٹ (BS-17) کی خالی آسامی پر ادارے میں موجود آڈٹ آفیسر (BS-16) کو ادارہ کے ڈیپارٹمنٹل سلیکشن/پروموشن بورڈ کی سفارش پر 4 مئی 2010 سے Acting charge کی بنیاد پر تعینات کر دیا گیا ہے، حکمنامہ کی نقل ایوان میں پیش کی گئی ہے۔

(ب) سوالات نمبر (ب) تا (ج) درست ہیں۔

(د) ادارہ کے سروس ریگولیشنز کے تحت ڈپٹی ڈائریکٹر آڈٹ (BS-17) کی آسامی پر ترقی کیلئے بحیثیت آڈٹ آفیسر (BS-16) ادارہ میں پانچ سال تجربہ ضروری ہے جبکہ موجودہ آڈٹ آفیسر کا تجربہ کل چار سال چھ مہینے ہے، اس لئے اسے ڈیپارٹمنٹل سلیکشن / پروموشن بورڈ کی سفارش پر 4 مئی 2010 سے Acting charge کی بنیاد پر تعینات کر دیا گیا ہے، سروس ریگولیشنز کی نقل ایوان میں پیش کی گئی ہے۔

(i) ادارہ نے موجودہ آڈٹ آفیسر کی ترقی کا کیس ڈراپ نہیں کیا، ادارہ کے ڈیپارٹمنٹل سلیکشن / پروموشن بورڈ کا اجلاس جو 14 اپریل 2010 کو ہونا تھا، چیئرمین ڈی ایس بی کی دیگر سرکاری مصروفیات کے باعث ملتوی کر دیا گیا تھا جو بعد ازاں مورخہ 4 مئی 2010 کو منعقد ہوا، جس میں مذکورہ آڈٹ آفیسر کو ڈپٹی ڈائریکٹر آڈٹ کی آسامی پر Acting charge کی بنیاد پر تعیناتی کی سفارش کی گئی، مذکورہ حکمنامہ کی نقل پہلے سے ایوان میں پیش کی جا چکی ہے۔

1194 _ <u>جناب بادشاہ صالح:</u> کیا وزیر محنت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سروس ٹریبونل کے فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں کئی اپیلیں دائر ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سروس ٹریبونل کے فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران دائر شدہ اپیلوں کی تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے؟

<u>حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت):</u> (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ سروس ٹریبونل کے فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیلیں دائر ہیں۔

(ب) سروس ٹریبونل کے فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران دائر شدہ اپیلوں کی تعداد دو ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	اپیل نمبر
1	507/2006
2	1227/2009

1204 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر محنت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ محنت نے مختلف بینکوں میں رقوم جمع کی ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے کن کن بینکوں میں کتنی رقم اور کن شرائط پر جمع کی ہے، نیز یہی رقم بینک آف خیبر میں نہ رکھنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

حاجی شیر اعظم خان وزیر (وزیر محنت): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ نظامت محنت کے نام سے مختلف بینکوں میں پیسے رکھے جاتے ہیں، یہ وہ پیسہ ہوتا ہے کہ جب کسی مالک کے خلاف کمشنر کمپنسیشن یا اتھارٹی انڈر پیمنٹ آف ویجز ایکٹ کی عدالت سے فیصلہ آتا ہے تو اس کے خلاف اپیل دائر کرتے وقت مالک کو ڈگری شدہ رقم داخل کرنا پڑتی ہے جو اپیل کا فیصلہ آنے پر متعلقہ فریق کو ادا کر دی جاتی ہے۔

(ب) اس وقت مختلف اضلاع میں کل -/18,837,108 روپے یا تو بینک آف خیبر یا نیشنل بینک آف پاکستان میں رکھے گئے ہیں، جہاں جہاں پر بینک آف خیبر کی شاخ موجود ہے، وہاں پر رقم بینک آف خیبر میں رکھی جاتی ہے، ورنہ نیشنل بینک آف پاکستان جو قومی بینک ہے، اس میں جمع کی جاتی ہے۔ جہاں تک رقوم رکھنے کیلئے شرائط کا تعلق ہے، یہ رقوم عموماً کرنٹ اکاؤنٹ (نہ منافع نہ نقصان کھاتہ) میں رکھی جاتی ہیں کیونکہ یہ رقوم مسلسل رکھی اور نکالی جاتی ہیں اور یہ سہولت کرنٹ اکاؤنٹ میں میسر ہوتی ہے اور یہ رقم مسلسل بڑھتی اور گھٹتی ہے۔

1029 _ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر معدنیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں جم سٹون سمال سکیل پالیسی 2000 موجود ہے:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پالیسی کے تحت لیز دی جاتی ہے:

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ جم سٹون سمال سکیل پالیسی کے تحت سیکرٹری معدنیات کے فیصلوں کے خلاف مقدمات ہائی کورٹ میں زیر سماعت ہیں:

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا انڈسٹریل معدنیات کے لیز شدہ رقبے میں جم سٹون سمال سکیل پالیسی کے تحت لیز دی جاسکتی ہے، نیز دائر شدہ مقدمات کے بارے میں محکمہ معدنیات کا کیا موقف ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنیات، معدنی ترقی): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مذکورہ پالیسی مورخہ 15/01/2002 سے لاگو ہے اور یہ سمال سکیل جم سٹون پالیسی 2002 کہلاتی ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پالیسی کے تحت مائننگ لیز 5 ایکڑ اراضی تک اور پانچ سال کی مدت کیلئے دی جاتی ہیں جو کہ قابل تجدید ہوتی ہیں۔

(ج) جی نہیں، جم سٹون سمال سکیل پالیسی کو کسی فرد نے بھی پشاور ہائی کورٹ میں چیلنج نہیں کیا ہے اور نہ ہی ایسا کوئی مقدمہ متذکرہ عدالت میں زیر سماعت ہے جو کہ سیکرٹری معدنیات کے فیصلے کے خلاف دائر کیا گیا ہو۔

(د) جی ہاں، انڈسٹریل معدنیات کے لیز شدہ رقبے پر سمال سکیل جم سٹون پالیسی کے تحت رقبہ جات پٹے پر دیئے جاسکتے ہیں بشرطیکہ رول 115 کے تحت کیس نمٹایا جائے جو کہ خالصتاً اس بنیاد پر رکھا گیا ہے کہ کسی بھی لیز شدہ رقبہ میں اگر دوسرا معدن پایا جائے تو اسکو لیز پر دیا جاسکے۔ مزید براں حکومت صوبہ نے حال ہی میں ایک پالیسی تشکیل دی ہے جو کہ ہر درخواست کو زیر غور رکھ کر نمٹایا جاتا ہے، لہذا تمام تکنیکی پہلوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف معدنیات کی لیز کی منظوری دی جاتی ہے، چاہے وہ سمال سکیل جم سٹون کے رقبے پر دائر کیوں نہ ہوں، نیز دائر شدہ مقدمات کے بارے میں محکمہ معدنیات کا موقف جز (ج) میں ذکر کیا گیا ہے۔

902 _ جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر سیاحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ملاکنڈ ڈویژن کے بعض علاقے اپنی خوبصورتی کے لحاظ سے دنیا بھر میں مشہور ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بیرونی سیاحوں کی آمد سے علاقے کے عوام کی معاشی حالت بہتر تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ حالیہ دہشت گردی کی وجہ سے مذکورہ علاقوں میں سیاحت کا کاروبار تباہ ہو چکا ہے؛

(د) اگر (الف)تا(ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت سیاحت کے شعبہ کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کیلئے اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید عاقل شاہ(وزیر کھیل،ثقافت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) صوبائی حکومت نے اس مقصد کیلئے پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (PDMA/PaRRSA) کا ادارہ تشکیل دیا ہے جو کہ موجودہ وقت میں ملاکنڈ ڈویژن میں دہشت گردی کی وجہ سے تباہ شدہ سیاحت اور دوسرے شعبوں کے نقصانات کی تفصیل جاننے کیلئے سروے کر رہا ہے۔ سروے رپورٹ کی تکمیل کے ساتھ ہی صوبائی حکومت تعمیر نو وغیرہ پر کام شروع کرے گی جس سے علاقے میں سیاحت اور دوسرے شعبوں میں نمایاں بہتری آنے کی امید ہے۔

958 _ جناب بادشاہ صالح: کیا وزیر سیاحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر بالا ایک پسماندہ ضلع ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع دیر بالا کے حلقہ پی ایف 92میں کئی علاقے جن میں کمراٹ، سمد شاہی، جاس جھیل (لاموتی)، شندور جھیل، سیدگئی جھیل اور عشیرئی درہ کافی پرکشش پر فضاء مقامات ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مقامات پر سیاحوں کی آمد سے ضلع کی پسماندگی کافی حد تک ختم ہو سکتی ہے;

(د) اگر (الف)تا(ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) حکومت مذکوہ مقامات پر سیاحوں کی سہولت کیلئے چھوٹے چھوٹے ریسٹ ہاؤسز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ سیاحوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو;

(2) آیا حکومت مذکورہ پر فضاء مقامات کو سیاحت کیلئے مزید پرکشش بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

سید عاقل شاہ(وزیر کھیل،ثقافت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) (1) سرحد ٹورازم کارپوریشن نے پہلے ہی سے دیر بالا میں سیاحتی ترقی کیلئے اقدامات کئے ہیں جس میں بن شاہی، لٹرم سر، مسکینی درہ میں ریسٹ ہاؤسز بنائے گئے ہیں اور کمراٹ میں پانچ کنال زمین ریسٹ ہاؤس کی تعمیر کیلئے خریدی گئی ہے جس پر مقامی لوگوں کے عدم اتفاق کی وجہ سے کام شروع نہیں ہو سکا۔

(2) جی ہاں۔

1174 _ جناب نصیر محمد میداد خیل: کیا وزیر کھیل وثقافت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع لکی مروت کے ہیڈ کوارٹر سٹیڈیم کیلئے چوکیدار اور مالیوں کی آسامیاں مشتہر کی گئی تھیں;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ آسامیوں کیلئے کن امیدواروں نے درخواستیں دیں اور ان کا تعلق کس حلقہ یا گاؤں سے ہے;

(ii) ان آسامیوں پر بھرتی شدہ افراد کا تعلق کس حلقہ، گاؤں سے ہے اور کس کی سفارش پر بھرتی کئے گئے ہیں;

(iii) بھرتی شدہ افراد کی تعلیمی قابلیت اور پیشہ وارانہ اسناد کی کاپیاں بھی مہیا کی جائیں؟

سید عاقل شاہ (وزیر کھیل، ثقافت): (الف) صوبائی حکومت نے سال 10-2009 کے دوران ضلع لکی مروت سٹیڈیم کیلئے دو مالی اور دو چوکیداروں کی آسامیاں منظور کی تھیں۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اقتدار کی نچلی سطح پر منتقلی کے بعد بنیادی تنخواہ سکیل ایک تا پندرہ تک آسامیوں پر تعیناتی متعلقہ ضلعی سلیکشن کمیٹی کی سفارش پر ضلعی رابطہ آفیسر کرتا ہے، ضلعی سپورٹس آفیسر ضلع لکی مروت کے مطابق ان آسامیوں کو تاحال مشتہر نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) مندرجہ بالا وضاحت کی روشنی میں یہ درست نہیں ہے۔

(i) چونکہ یہ آسامیاں مشتہر ہی نہیں کی گئی ہیں، اس لئے کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔

(ii) ان آسامیوں پر تاحال کوئی بھرتی نہیں ہوئی۔

(iii) ان آسامیوں پر تاحال کوئی بھرتی نہیں ہوئی۔

1205 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر کھیل وثقافت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے عوام کی سیر وتفریح کیلئے کنڈ کے مقام پر سینکڑوں ایکڑ اراضی پر مشتمل ایک وسیع و عریض کنڈ پارک تعمیر کیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پارک کی اراضی عرصہ دراز سے سرکاری ملکیت رہی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پارک کی اراضی پر کسی نے عدالت میں Declaratory Suit دائر کیا تھا اور محکمہ کی نااہلی اور لاپرواہی کی وجہ سے عدالت نے محکمہ کے خلاف فیصلہ دیا ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) مذکورہ پارک کا کل کتنا رقبہ ہے اور اس کی دیکھ بھال کیلئے کتنے افسران اور ملازمین تعینات ہیں، نیز اس پر سالانہ کتنا خرچ کیا جارہا ہے؛

(ii) کیا مذکورہ پارک کی زمین کے عدالتی کیس میں غفلت اور لاپرواہی کے مرتکب ذمہ دار افسران کے خلاف محکمہ نے کوئی کارروائی کی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید عاقل شاہ (وزیر کھیل و سیاحت):</u> (الف) جی ہاں، یہ بات درست ہے کہ حکومت نے یہ پارک پشاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کی وساطت سے 1991 میں عوام کی سیر وتفریح کیلئے کنڈ کے مقام پر سینکڑوں ایکڑ اراضی پر مشتمل ایک وسیع و عریض کنڈ پارک تعمیر کیا تھا، جبکہ تعمیر کے بعد پارک کے انتظامی امور کی ذمہ داری ڈسٹرکٹ کونسل صوابی کے ذمہ تھی۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں، پارک کی اراضی پر مسمیان اقبال یوسف وغیرہ نے 1991 میں عدالت میں Declaratory Suit کیا تھا جبکہ اس وقت پارک ڈسٹرکٹ کونسل صوابی کے زیر نگرانی تھا۔ اس مقدمہ میں اقبال یوسف وغیرہ نے صوبائی حکومت کے متعلقہ محکموں کو فریق بنایا تھا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کنڈ پارک سرحد ٹورازم کارپوریشن کو 1995 میں حوالے کیا گیا اور یہ کارپوریشن 1995 سے آج تک عدالت میں اس کیس کی مسلسل پیروی کر رہی ہے۔

(د) (i) پارک کا کل رقبہ آٹھ سو پانچ کنال ہے اور کارپوریشن نے پارک 2007 میں نجی شعبے کی پارٹی میسرز فورٹ ورتھ اسلام آباد کو عرصہ تیس سال کیلئے مبلغ آٹھ لاکھ روپے سالانہ پٹے پر دیا ہے، پٹے پر دینے کے بعد پارک کی مکمل دیکھ بھال کی ذمہ داری ٹھیکیدار کی ہے جبکہ کارپوریشن کا نہ تو کوئی سٹاف ممبر اس میں تعینات ہے اور نہ ہی پارک کا کسی قسم کا خرچہ کارپوریشن برداشت کر رہی ہے۔ یہ بات قابل غور

ہے کہ کارپوریشن کو منتقلی سے قبل یہ پارک مسلسل خسارے میں چلایا جارہا تھا، کارپوریشن کو منتقلی کے بعد سی ٹی سی نے اس پارک کو منافع بخش سیاحتی سہولت میں تبدیل کر دیا اور اس کے ساتھ ساتھ نجی شعبے کو سیاحتی شعبے میں Involve کر دیا جو کہ کارپوریشن کی بہت بڑی کامیابی ہے۔

(ii) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ پارک کی منتقلی کے بعد کارپوریشن مسلسل عدالتوں میں اس کیس کی پیروی کر رہی ہے لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ سرحد ٹورازم کارپوریشن کی بار بار یاد دہانی کے باوجود دیگر (1) کلکٹر صوابی (2) کلکٹر تحصیل لاہور (صوابی) (3) ڈپٹی کمشنر (صوابی) (4) پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی (5) ڈسٹرکٹ کونسل صوابی (6) ڈسٹرکٹ کونسل پشاور (7) ڈسٹرکٹ کونسل نوشہرہ نے مقدمے کی پیروی میں کوئی دلچسپی ظاہر نہیں کی اور نہ ہی مقدمے کی پیروی کیلئے اپنے نمائندوں کو تعینات کیا جس کی وجہ سے کارپوریشن کو مقدمے کی پیروی میں نہایت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سول عدالت، سیشن عدالت اور ہائی کورٹ میں مندرجہ بالا محکموں کی عدم پیروی کے بعد مقدمہ ہارنے کے بعد یہ کارپوریشن صوبائی محکمہ قانون کی وساطت سے سپریم کورٹ آف پاکستان میں درجہ بالا فیصلوں کے خلاف اپیل داخل کرنے کے مرحلے میں ہے، جس کیلئے سرحد ٹورازم کارپوریشن نے سپریم کورٹ کے تجربہ کار وکیل جناب قاضی محمد انور کی خدمات حاصل کی ہیں، اس کارپوریشن کو یہ مکمل یقین ہے کہ اگر درج بالا محکموں نے اس کیس میں دلچسپی لی تو حکومت سپریم کورٹ میں یہ کیس جیتنے کی پوزیشن میں آسکتی ہے کیونکہ ان محکموں نے کنڈ پارک کی زمین کی حصولی، پارک کی تعمیر، پارک کو عوامی سہولت کیلئے کھولنے میں بنیادی کردار ادا کیا تھا۔

1253 _ <u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> کیا وزیر سیاحت، کھیل و ثقافت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے تمام اضلاع کو اپنے بجٹ کی دو فیصد رقم کھیلوں کی ترقی پر خرچ کرنے کا پابند بنایا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع لوئر دیر میں جون 2008 سے جون 2010 تک کل کتنی رقم مختص کی گئی، نیز مختص شدہ رقم کو کس مد میں اور کہاں کہاں استعمال کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>سید عاقل شاہ (وزیر ثقافت و سیاحت):</u> (الف) یہ درست ہے۔

(ب) ضلع لوئر دیر میں جون 2008 تک مبلغ ./400000 روپے اور جون 2009 سے جون 2010 تک مبلغ ./460000 روپے مختص کئے گئے ہیں اور تفصیل خرچ درجہ ذیل ہے:

سال	بجٹ	خرچ	بقایا
2008-09	400,000	-	400,000
2009-10	460,000	20250	439,750

مبلغ 20250. روپے بابت کرکٹ اور فٹ بال کا سامان خریدنے پر خرچ کئے گئے ہیں اور باقیماندہ رقم مبلغ 839,750. روپے ضلعی حکومت کو نائب ضلعی سپورٹس آفیسر لوئر دیر نے مورخہ 26-6-2010 کو واپس کئے ہیں۔

574 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر اطلاعات وتعلقات عامہ ازراہ کرم فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے اخبارات کو اشتہارات دیئے جاتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(1) صوبے میں اخبارات کی تعداد اور اخبارات میں اشتہارات دینے کی اہلیت کا طریقہ کار کیا ہے؛

(2) گزشتہ دو سالوں کے دوران جن روزنامہ جات اور ہفتہ وار اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے ہیں، ہر اخبار کی سالانہ وائز تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): (الف) جی ہاں۔

(ب) (1) صوبے میں اب تک آٹھ سو اکاون اخبارات روزنامہ، ہفتہ روزہ، ماہنامہ سالانہ کا ڈیکلریشن جاری کیا جا چکا ہے۔ اخبارات کو اشتہار دینے کا فیصلہ اس کی سرکولیشن اور اشتہار کی نوعیت دیکھ کر کیا جاتا ہے۔

(ii) تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: وجیہہ الزمان صاحب 30 اور 31 دسمبر 2010؛ ثاقب اللہ خان چمکنی صاحب 30 اور 31 دسمبر 2010؛ کشور کمار 30 اور 31 دسمبر 2010؛ عنایت اللہ خان جدون صاحب 30 دسمبر 2010؛ جاوید عباسی 30 دسمبر 2010؛ قلندر خان لودھی 30 اور 31 دسمبر 2010 کیلئے؛ راجہ فیصل زمان صاحب 30 اور 31 دسمبر 2010 کیلئے؛ سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب 30 اور 31 دسمبر 2010 کیلئے؛ جناب اکرم خان درانی صاحب 30

دسمبر 2010 تا 5 جنوری 2010 تک کیلئے؛ ستارہ ایاز بی بی 30 اور 31 دسمبر 2010 کیلئے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، آپ کی بہت مہربانی۔ جناب سپیکر، اس دن آپ نے ہاؤس ایڈجرن کیا تھا، اس میں کوئی ایک تحریک التواء تھی جس پر بات ہو رہی تھی مگر کورم کم تھا اور یہ تاثر دیا گیا کہ شاید ٹریژری بنچز میں جو لوگ بیٹھے ہیں، ان کے ایمان میں کوئی کمزوری ہے کہ یہ انہوں نے کورم توڑ دیا تاکہ اس پر بات نہ ہو سکے۔ جناب سپیکر، رسالت مآب محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں جو بات ہو رہی تھی تو میں صرف ان کو ایک بات کرتا ہوں:

اتنی نہ بڑھا پاکئ داماں کی حکایت   دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

دوئ بہ مونږہ تہ اسلام بنائی؟ مونږہ د خدائے پہ فضل سرہ ډیر ښہ مسلمانان یو، اور ہم یہ بھی کہتے ہیں سپیکر صاحب، کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ خدا ایک ہے، ہمیں محمد رسول اللہ ﷺ نے بتایا کہ قرآن کریم جو ہے، یہ ایک الہامی کتاب ہے اور ہم کیسے اس ہستی کے خلاف، اگر کوئی بھی ایسی بات کرے، اپوزیشن ہو یا گورنمنٹ ہو، ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس کو روکے اور اس کو نہ کہنے دے، اس میں اگر کوئی یہ تاثر لے کر سیاسی طور پہ سکورنگ کرنا چاہتا ہے کہ ہڑتال کرا کر ہم یہ نہیں مانیں گے تو ہم نے کہا بھائی کیا ہوا ہے، کس نے کہا ہے کہ ہم امنڈمنٹ کر رہے ہیں؟ ہم رسالت مآب ﷺ کے ناموس کا جو قانون ہے، اس میں کوئی امنڈمنٹ نہیں ہو رہی اور میں فلور آف دی ہاؤس پہ کہتا ہوں کہ امنڈمنٹ ہو گی تو ہم اس کی مخالفت کریں گے۔ یہاں سب مسلمان ہیں اور ہم اسلام پہ فخر کرتے ہیں اور اس پر آپ لوگوں کو اس طریقے سے تاثر دیا جا رہا ہے کہ گورنمنٹ اس میں کوئی ترمیم کر رہی ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی بھی محمد رسول اللہ ﷺ کے خلاف بات کرے تو قانون کے مطابق جو بھی سزا ہے، وہ اس کو دی جائے، اس میں ہم کسی کو نہیں، نہ سزا میں کوئی امنڈمنٹ کرنا چاہتے ہیں، ہم خدا کے فضل سے مسلمان ہیں، Therefore ہم اس پہ فخر کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور یہ پختون قوم من حیث القوم مسلمان ہے، اس میں کوئی دوسرا مذہب ہے ہی نہیں، اس وجہ سے میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ یہ

ہڑتالوں کی نشاندہی کرنااور ہڑتال کرانا کہ ناموس رسول ﷺ کے خلاف کوئی بات ہو رہی ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ میں نے جس دن یہ Accept کرائی تھی تحریک التواء، میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ:

؎ کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

(تالیاں)

ہمارا تو ایمان ہے اور ہمارے ایمان میں کمزوری پیدا کر کے یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، میں اس وقت جن لوگوں نے ہمارے خلاف نعرے بازی اور یہاں مخالفت کی اور باہر نکل کر یہ بھی کہا کہ حکومت بھاگ گئی ہیں، ہم بھاگنے والے لوگ نہیں ہیں، ہم ہر چیز کا جواب دے سکتے ہیں اور ہم فخر کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ میں تو پھر یہ بتاتا ہوں کہ:

؎ تردامنی پہ شیخ ہمارے نہ جائیو دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں

یہ اسلام ہمیں کیا دکھائیں گے؟ خدا کے فضل سے اسلام ہمارے بزرگوں یہاں لے کر آئے تھے اور میں یہ دوبارہ آپ سے عرض کرتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ اچھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عشق میں کچھ شعر و شاعری بھی آپ نے وہ کر لی ہے۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> جناب سپیکر صاحب، یہ تو افسوس آتا ہے، افسوس اس بات پہ آتا ہے محمد رسول اللہ ﷺ، وہ تو ہمارا ایمان ہے، ہمیں اسلام انہوں نے سکھایا ہے اور اس کے خلاف ہمارے بزرگ ہمیشہ کہتے رہے ہیں کہ کسی کی ماں کو گالی نہ دو کہ وہ دوبارہ تمہاری ماں کو گالی دے تو اس لئے ہم یہ کہتے ہیں، ہم تو اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم تورات، زبور، انجیل سب کا احترام کرتے ہیں اور اگر ہمارا کوئی احترام نہیں کرتا، ہمارے قرآن کریم کا کوئی احترام نہیں کرتا، ہمارے محمد رسول اللہ ﷺ کا کوئی احترام نہیں کرتا تو اس کی خلاف جو بھی قانون ہے، اس پہ اگر عمل درآمد کیا جائے تو ہم اس پہ کبھی بھی نہیں کہیں گے کہ نہ کریں تو اس لئے اس بات کو اس طریقے سے بتادینا کہ اس میں امنڈمنٹ آرہی ہے، کچھ آرہی ہے تو کوئی امنڈمنٹ آئے گی تو میں فلور آف دی ہاؤس پہ کہتا ہوں کہ انشاء اللہ ہم لوگ اس کی مخالفت کریں گے اور نہ امنڈمنٹ حکومت لا رہی ہے، مرکزی حکومت کون ہے؟ اللہ کا شکر ہے کہ ہم ہی ہیں، وہاں کوئی دوسرے لوگ نہیں بیٹھے اور سارے مسلمان ہیں تو کون ایسا مسلمان ہوگا جو کہے گا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے خلاف کوئی کام یا بات کرے؟ تو اس کے خلاف قانون کے مطابق ایکشن ہوگا، اگر کسی کے خلاف عدالت نے ایکشن لیا ہے تو صدر کا اختیار ہے کہ اس کو معاف کریں، Pardon کریں، صدر نے پہلے بھی لوگوں کو Pardon کیا ہے

اور جو آئین کے مطابق بات ہوگی، اس پہ عمل درآمد کیا جائے گا۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ خدا کیلئے اس کو سیاست نہ بنائیں، محمد رسول اللہ ﷺ کا نام اتنا بڑا ہے کہ اس کو سیاست میں نہ لائیں، ان کو گلی کوچوں میں نہ لائیں، ان کو دوکانیں بند کرانے سے یہ مسئلے حل نہیں ہونگے اور ہم کہاں پہ کر رہے ہیں، یہ مسلمانوں کا ملک ہے اور اس میں سارے من حیث القوم یہاں پہ Majority مسلمانوں کی ہے تو کس کیلئے آپ ہڑتال کرتے ہیں، کونسے قانون پہ اور کس وجہ سے آپ ہڑتال کرتے ہیں؟ ایک ہڑتال پر جناب سپیکر صاحب، ایک ارب روپے حکومت کو نقصان ہوتا ہے، ادھر کہتے ہیں کہ مہنگائی ہے، بے روزگاری ہے، آپ ہڑتال کرتے ہیں تو ایک ارب روپے کا جو نقصان ہوگا تو کس کا ہوگا؟ حکومت کا ہوگا، لوگوں کا ہوگا تو خدا کیلئے ایسی حرکت نہ کریں اور خدا کے فضل سے یہ ہماری حکومت ہے کہ یہاں پہ کوئی سیاسی قیدی نہیں ہے، ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہم مل بیٹھ کر کام کریں، ہم کوشش کرتے ہیں کہ اپوزیشن والے ہمارے بھائی ہیں، ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر کوئی بھی مسئلہ ہو تو حل کر سکتے ہیں اور یہ ہڑتال کرنا، جلسہ کرنا، جلوس کرنا آپ کا سیاسی حق ہے مگر خالی اتنی بات کو مدنظر رکھا جائے کہ آج کل ملک کے جو حالات ہیں، اس پہ اگر ہڑتال ہوگی تو ملک کی اکانومی کا بیڑا غرق ہوگا اور میں پھر بھی یہ کہتا ہوں مولانا صاحب سے کہ اللہ کا شکر ہے، ہم مسلمان ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کیلئے جتنا احترام ان کو ہے، ہمارا ان سے دس گنا زیادہ محمد ﷺ کیلئے ہے۔ سر، ډیرہ مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی مفتی کفایت اللہ صاحب، حضور ﷺ کی بات ہے تو اس کیلئے اجازت ہے لیکن پیاری اور میٹھی انداز میں، تعمیری انداز میں بات کریں۔ تھینک یو۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ محترم سینیئر وزیر، جناب بشیر احمد خان بلور صاحب نے شروع ہی سے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پریس کے بھائیوں نے جو ریکویسٹ ارسال کی ہے، میں بالکل کوشش کرتا ہوں لیکن ابھی آ جائیں، ابھی الیکشن تھوڑی دیر بعد کروائیں، ان کو ذرا میری طرف سے کہہ دیں۔ صدر پریس گیلری شہاب الدین کدھر ہیں؟ صدر پریس گیلری کو ذرا کہہ دیں کہ ان کیلئے موقع دے دوں گا، تھوڑا انتظار کریں۔ تھینک یو، جی۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ آج محترم بشیر احمد خان بلور صاحب نے دن کے آغاز میں اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے، میں ان تمام جذبات کو احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر

ایک آدمی مجھ سے بہتر مسلمان ہے، ایسے مواقع ضرور آتے ہیں کہ جب سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر دیکھنا پڑتا ہے اور میرے خیال میں دو مواقع ہوتے ہیں کہ جب مذہب پر وار ہو یا ملک پر وار ہو اور اس ایوان کی تو یہ روایت رہی ہے کہ کبھی بھی ہم نے مشترکہ اور متفقہ قرار داد کے اندر اپوزیشن اور حکومت کی بات نہیں کی اور یہ بتایا ہے کہ الفاظ کو بھی اگر تبدیل کیا ہے مفہوم کی حد تک تو ہم نے اتفاق کیا ہے لیکن ہم مشترکہ قرار داد، اور ہماری ایک بہت بڑی تاریخ ہے، وہ اس ایوان کا خاصہ ہے کہ میں اس کی وضاحت اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ جب حکومت اجلاس بلاتی ہے تو اس کے کورم کو Maintain کرنا یہ حکومت کی اخلاقی ذمہ داری ہے۔ جناب سپیکر، آپ نے فرمایا تھا کہ پندرہ منٹ کا وقفہ ہے، پندرہ منٹ وقفے کے بعد ہم آئے لیکن حکومتی بنچ میں سے کوئی تشریف نہیں لایا، یہاں تک کہ بشیر خان بھی تشریف نہیں لائے اور جب ہم بیٹھے تو ہمارے درمیان یہ Understood ہے کہ اہم بزنس چلتی ہے تو ہم کورم کی نشاندہی نہیں کرتے، ابھی آپ تشریف لائے تو کورم پورا نہیں تھا، ہمیں حیا آئی کہ قائد ایوان بیٹھے ہیں اور ہم کورم کی نشاندہی کریں تو اچھا نہیں ہے۔ ہمارا آپس میں مشورہ ہوا اور ہم نے مشورے سے کہا کہ آج کورم کی نشاندہی نہیں کرتے، یہ ہماری روایات ہیں لیکن میں اس پر حیران ہوں کہ، بشیر خان اس کا کیا ترجمہ کریں گے، ایک بھائی وہاں بیٹھا ہوا تھا اور ساری سیٹیں خالی تھیں اور وہ صرف کورم کی نشاندہی کیلئے بیٹھا ہوا تھا، جب انہوں نے یہ کیا تو ہم نے اپنی بزنس کو دیکھا کہ اس بزنس میں سے ایسی کونسی چیز ہے جس کو یہ نہیں لانا چاہتے ہیں اور اس طرح اجلاس کو ملتوی کرنا چاہتے ہیں؟ تو ہم نے دیکھا کہ اس میں ایک تحریک التواء ہے اور جب تحریک التواء پر ہم بات کریں گے، تحریک ناموس رسالت ﷺ کی بات کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ بعض پردہ نشینوں کے نام آئیں، ان پردہ نشینوں کے نام آنے کی وجہ سے اس طرح اجلاس کو Sabotage کیا گیا اور اگر یہ عملاً ایسا ہوا ہے اور اگر ان کی نیت ٹھیک تھی تو پھر کوئی شکایت کی بات نہیں ہے لیکن اس کے پس پردہ کوئی نیت کارفرما ہے تو پھر ہماری شکایت سن لینی چاہیئے۔ محترم بشیر خان! ناراض نہ ہوں، ہم ایسے ملک میں رہتے ہیں کہ ایک صوبے کا گورنر وہ یہ کہہ رہا تھا کہ یہ کالا قانون ہے اور ہم تو ایسے ملک میں رہتے ہیں کہ وفاقی کیبینٹ میں بیٹھا ہوا ایک آدمی "قل ھواللہ احد" نہیں پڑھ سکتا اور تین دفعہ وہ اس کو بار بار Repeat کرتا ہے تو وہ نہیں پڑھ سکتا، بالفرض اگر ہم یاد دلائیں (تالیاں) تو آپ ناراض نہ ہوں، آپ کی اس بات سے قطعاً اتفاق نہیں ہے کہ ایک ارب کا نقصان ہوتا ہے، آپ کی انفارمیشن کمزور ہیں، نقصان دو ارب کا ہوتا ہے لیکن جب رسول اللہ ﷺ کی ناموس کی بات ہو تو اس کیلئے

ہڑتال ہو گی اور میں اس فورم سے پوری قوم کو اپیل کرتا ہوں، تاجروں کو اپیل کرتا ہوں کہ کل شٹر ڈاؤن ہو گا اور دنیا کو یہ میسج جانا چاہیئے کہ پاکستانی ایسی قوم ہے کہ نبی علیہ سلام کی ناموس کیلئے کوئی سمجھوتا نہیں کرتی اور وہ ایک ارب نہیں اگر دس ارب کا بھی نقصان ہو تو ناموس رسالت کے قانون کو تبدیل نہیں ہونے دیں گے۔ ہم یہاں سے اپنے ان تمام قانون ساز اداروں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ آپ دستور ساز اسمبلی نہیں ہیں، آپ قانون ساز اسمبلی ہیں، دستور ساز اسمبلی وہ 1973 کی اسمبلی تھی جس میں آئین بن گیا، ان میں کوئی چیزیں متفقہ ہیں اور اس کے نیچے اور اس کے Shelter میں آپ کام کر سکتے ہیں، ان کو آپ نہیں ہٹا سکتے، پارلیمانی جمہوریت، یہاں متفقہ ایک صدارتی نظام نہیں ہو گا اور اسلام مملکتی مذہب ہے اور یہ پاکستان کا نام ہو گا اور اس کے اندر اسلام کے خلاف کوئی قانون نہیں بنے گا۔ جب یہ چیزیں متفقہ ہیں تو کوئی بھی آدمی جب اس قانون کو چھیڑے گا، جب یہ چیزیں متفقہ ہیں اور کوئی بھی آدمی اس قانون کو چھیڑے گا یا تعزیرات پاکستان کو چھیڑے گا یا (c) 295 کو تو پھر ہمارے جذبات ضرور مجروح ہونگے۔ یہ میرے جذبات نہیں، میں اس میں اپوزیشن اور حکومت کو ایک ساتھ سمجھتا ہوں، اگر کہیں سے کوئی بات ہے تو اس کو واپس ہو جانا چاہیئے اور اگر کوئی بات نہیں تو یہ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کا پاکستان ہے، یہ دین دار پاکستان ہے، یہ داڑھی اور پگڑی والا پاکستان ہے، یہ نماز اور مدرسے والا پاکستان ہے، یہ مسجد والا پاکستان ہے، یہ قرآن مجید والا پاکستان ہے اور یہ پاکستان ناموس رسالت پر مر مٹنے والا پاکستان ہے۔ یہی پاکستان زندہ باد اور اسلام پائندہ باد۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا سوال در سوال بہ جی۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات):</u> جناب سپیکر صاحب، میں مولانا صاحب سے عرض کروں کہ اس دن میں صبح سے نہیں تھا، میری تین چار میٹنگز تھیں جس کی وجہ سے میں حاضر نہیں ہو سکا اور اگر آپ ریکارڈ دیکھیں تو میں اس دن صبح سے نہیں تھا، یہ کہ اس وجہ سے ہال میں نہیں آیا کہ تحریک التواء ہے تو ایسی بات نہیں تھی، اس دن میری تین میٹنگز تھیں اور جیسا کہ کل انہوں نے کہا، میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ایک ارب روپے کی بجائے یہ کہتے ہیں کہ دو ارب کا نقصان ہو گا تو یہ کس کا ہو گا؟ قوم کا ہو گا تو ہم دعوے سے کہتے ہیں، جب میں فلور آف دی ہاؤس پہ یہ کہہ رہا ہوں کہ نہ کوئی امنڈمنٹ انشاء اللہ آئے گی اور اگر کوئی امنڈمنٹ

آئے گی تو ہم اس کی مخالفت کریں گے تو پھر کس لئے پیغمبر رسول اللہ ﷺ پہ، یہ تو پیسہ ہے جان بھی دینے کیلئے، قربانی کیلئے تیار ہیں، ان کی عزت اور ان کی ناموس کیلئے یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ پولیٹیکل سکورنگ نہ کریں اور اسلام کے نام، محمد رسول اللہ ﷺ کے نام پہ سیاست نہ کریں۔ میری صرف یہ ریکویسٹ ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ رولز میں ہے کہ انہوں نے ایڈجرنمنٹ موشن اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسمبلی میں لائی ہے، میرے خیال میں حکومت میں کسی نے بھی مخالفت نہیں کی اور سب نے اس کو متفقہ طور پر ایڈمٹ کرانے کیلئے ان کو ووٹ دیا۔ اب جناب سپیکر، پارلیمنٹری ٹریڈیشن میں جو کوئی بزنس لاتا ہے تو سب سے پہلے یہ ذمہ داری اس پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی Attendance کو وہاں پر یقینی بنائے، آپ اگر اس وقت کا ریکارڈ نکالیں تو آپ دیکھ لیں گے کہ Strength کے لحاظ سے اپوزیشن تقریباً تینتیس، چونتیس بنتی ہے جن میں ان کیلئے کورم کا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا تھا اگر وہ اپنی Attendance کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی Attendance کو پورا کرتے۔ آپ ریکارڈ کو دیکھیں کہ ان میں سے کسی بھی پارلیمنٹری پارٹی کے لیڈر کا نام نہیں لیتا اور کوئی بھی یہاں پر موجود نہیں تھا، اور جب ہم سمجھتے ہیں کہ اتنی اہمیت ہے تو تب ہی ہم نے اس کو ایڈمیشن کیلئے ووٹ دیا اور آپ نے ایڈمٹ کرایا اور آپ نے اس کو Last item of the agenda رکھوادیا، آپ نے اپنے ایجنڈے میں اس کو رکھ دیا۔ اب جناب سپیکر، جب یہ خود اپنی Attendance کو پورا نہیں کرتے تو الزام حکومت پر کیوں لگاتے ہیں؟ ایک بات۔ دوسری بات جناب سپیکر، مفتی صاحب نے بہت اچھی بات کی اور ہم بھی کہتے ہیں کہ اگر ایسی کوئی بات ہو تو ہم اس کی مخالفت کریں گے لیکن جناب سپیکر، جب کچھ ہوا نہیں ہے، جب کوئی بل اور وہاں پر نیشنل اسمبلی میں اس پر کوئی سٹینڈ نہیں لیا گیا ہو، اگر ایک آدمی اپنے طور پر کچھ کرتا ہے تو اس کی پارٹی پر یا حکومت پر اس کی ذمہ داری نہیں آتی تو میرے خیال میں صرف یہ پوائنٹ سکورنگ کیلئے اور پولیٹیکل پوائنٹ سکورنگ کیلئے یہ ہو رہا ہے ورنہ Actual میں وہاں پر تو کچھ ہے ہی نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب ان کے Representative نیشنل اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں، وہاں کیوں نہیں اٹھاتے؟ جب ایک Matter فیڈرل لیجسلیشن سے تعلق رکھتا ہے، نیشنل اسمبلی کی لیجسلیشن سے تعلق رکھتا ہے تو وہاں پر چاہیئے یہ تھا کہ وہاں پر یہ ایڈجرنمنٹ موشن لاتے، وہاں پر یہ پریولیج موشن لاتے، وہاں پر اس کو ایڈمٹ کرواتے، وہاں پر اس پر ڈسکشن کرواتے تو جو فورم ہے تو وہاں پر نہیں

کرتے اور جو فورم نہیں ہے، وہاں پر یہ کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ذمہ داری ان کی تھی کہ وہ اپنا کورم پورا کرتے کہ یہ چونکہ ان کا پوائنٹ تھا، ان کا ایجنڈا تھا، ان کا آئٹم تھا۔ تھینک یو، جی۔

<u>حافظ اختر علی:</u> جناب سپیکر صاحب، ما له يو منټ را کړئ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> نو دا خو دا سے ایشو ده چه دا ټول بیا-----

<u>حافظ اختر علی:</u> زه صرف جی د ریکارډ د تصحیح د پاره یو خبره کول غواړم، که ستاسو اجازت وی، دا زما جناب سپیکر-----

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر):</u> جناب سپیکر صاحب، زه په یو قانونی نکته باندے خبره کول غواړم-----

<u>جناب سپیکر:</u> اودریږه۔ ډپټی سپیکر صاحب وختی راسے پاڅیدلے دے۔ جی، آنریبل خوشدل خان صاحب۔

نکتہ اعتراض

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر):</u> جناب سپیکر صاحب، میں سی ایم کی توجہ ایک قانونی نکتے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، پچھلی دفعہ یہاں پر ہمارے معزز ممبران نے ہاسٹل کی صفائی کے بارے میں شکایت کی، اس سلسلے میں ہم نے سٹینڈنگ کمیٹی کی جو میٹنگ جس کا میں چیئرمین ہوں، ہم نے ایک میٹنگ بلائی، بغیر مفتی کفایت اللہ صاحب کے ایک ممبر بھی نہ آئے بلکہ وہ شکایت کنندہ ممبران صاحبان بھی تشریف نہیں لائے، اس وجہ سے ہمارے سارے آفیسرز، سیکریٹری وغیرہ موجود تھے، وہ میٹنگ ہم نے ایڈجرن کی، پھر اس سلسلے میں ہم نے دوسری میٹنگ رکھ لی، پہلے بھی صرف ہمارے معزز رکن مفتی صاحب تشریف لائے تھے، باقی ایک ممبر بھی نہیں تھا تو میں آپ کے جو رولز ہیں، اب میں رولنگ آپ سے چاہتا ہوں، اس سلسلے میں یہ رول 174 ہے: "Discharge of Members absent from sitting of Committee: If a Member is absent from three or more consecutive sittings of the Committee without the permission of its Chairman, a motion may be moved by any Member in the Assembly for the discharge of such Member from the Committee". اس رول کے مطابق یہ ہے کہ اگر ایک معزز ممبر تین دفعہ متواتر میٹنگز سے غیر حاضر رہا، Without the permission of the Chairman، اب چیئرمین کی

Permission کا بھی یہ طریقہ کار ہے کہ یہ نہیں کہ ایک ممبر چیئر مین کو فون پر بتائے کہ میں آج نہیں آسکتا ہوں۔ہاں وہ ٹیلی فون پر انکو Message دے دیں لیکن پھر طریقہ کار یہ ہے کہ چیئر مین وہ بلیک اینڈ وائٹ میں لائے گا، تو اگر وہ چیئر مین کی اجازت کے بغیر تین یا تین سے زیادہ، تو ایک ممبر، Any Member of the House can move a resolution against him for his discharge تو یہ میری ایوان سے ریکویسٹ ہے کہ بہت سے اور یہ میرے ساتھ فائلیں ہیں، صرف ہاؤسنگ کمیٹی کا یہ معاملہ نہیں ہے، یہ سارے فائلیں میں نے Section concerned سے Collect کی ہیں، اس میں اکثر ممبران صاحبان مختلف کمیٹیوں میں حاضری نہیں دیتے ہیں، تین دفعہ سے زیادہ لیکن میں وہ نام لینا نہیں چاہتا، البتہ آپ سے رولنگ اس پر مانگتا ہوں کہ آپ رولنگ دے دیں، اگر پھر بھی ایسا ہوتا ہے کیونکہ یہ کمیٹیاں جو ہوتی ہیں These are very important; these are the constitutional Committees اور اگر گورنمنٹ کے فنکشنریز کی Accountability کرنی ہے تو ہم وہ ان کمیٹیوں کے ذریعے کر سکتے ہیں اور جب ہمارے معزز اراکین یا ممبران صاحبان کمیٹی میں نہیں آتے، تشریف نہیں لاتے اور اس وجہ سے ہمارا بھی وقت ضائع ہوتا ہے، آفیسرز کا بھی وقت ضائع ہو رہا ہے کیونکہ سیکرٹریز آجاتے ہیں اور سارے آفیسرز آتے ہیں لیکن ہمارے ممبران صاحبان نہیں آتے تو ہمارا Message غلط جاتا ہے ان لوگوں کو، وہ ان سے پھر غلط مطلب لیتے ہیں، تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ آپ اس پر ایک رولنگ دے دیں۔Thank you very much۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے میرے خیال میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> عبدالاکبر خان! اس پر تو رولنگ بڑی کلیئر ہے، آپ۔۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر، اس میں رولنگ کی کیا ضرورت ہے؟ اس پر تو رولنگ، یہ تو صاف ہے You can move a resolution۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ تو صاف ظاہر ہے، آپ موشن لے آئیں، آپ موشن لے آئیں، میں ایکشن لے لونگا۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> ٹھیک ہے، وہ ریزولیوشن لے آئیں اور وہ ممبروں کے نام لے آئیں، نام ڈالتے ہیں یا نہیں ڈالتے لیکن آپ ریزولیوشن لائیں اور اس کو پاس کروائیں، بس ختم کروا دیں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> Exactly, exactly بالکل آپ موشن لے آئیں، رول بڑا کلیئر ہے، رول بڑا کلیئر ہے، موشن لے آئیں، اس میں ایکشن لے لیں گے۔ تھینک یو، جی۔

<u>Mr. Khushdil Khan Advocate:</u> Thank you.

حافظ اختر علی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی، حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ زه صرف د یو نکتے وضاحت کول غواړمه۔ زمونږه ورور محترم عبدالاکبر خان صاحب اووئیل چه یره پارلیمانی لیډران نه وو یا مشران نه وو، اصل خبره دا وه، یقیناً چه د هاؤس چه کوم جذبات دی، د دواړو لکه د حکومت او د اختلاف په دے خبره کښے زمونږ یعنی دا خبره نشته، جناب رسولﷺ او د هغوی د ناموس حفاظت هغه زمونږ د ټولو مشترکه ذمه داری ده خو اصل خبره جی، تحریک التواء چه وه نو دا سپلیمنټری ایجنډه وه، دا چونکه مخکښے نه Routine کښے نه وه، صرف دا وضاحت ما کول غوښتل، باقی دا ده چه پاکستان پیپلز پارټئ، عوامی نیشنل پارټی، جمعت علماء اسلام سمیت نور چه څومره سیاسی او مذهبی جماعتونه دی، د ناموس رسالت ﷺ کوم قانون چه جوړ شوے دے، هغه د ټولو متفقه طور باندے جوړ شوے دے او انشاءالله څه رنګ چه دوئ او مونږ ټولو وضاحت اوکړو، د هغے د ترمیم خلاف به انشاءالله دغه شان مونږ مشترکه مزاحمت کوؤ۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔ اصل میں قائد ایوان جناب محترم وزیر اعلیٰ صاحب بھی موجود ہیں، آخر میں میں انکو دعوت دونگا، اس بات پر ابھی مزید گنجائش نہیں ہے اور جو سپلیمنٹری ایجنڈے کی بات کہی گئی، ایڈیشنل ایجنڈے کی تو یہ صبح Early in the morning ڈسٹریبیوٹ ہو چکا تھا اور یہ ایک Understood چیز تھی کہ ایک Sub judice چیز کو، چونکہ ایسی ہستی کے متعلق تھی کہ ہم اس کو نہیں روک سکتے، دل سے نہیں، ہم دل سے نہیں روک سکتے تھے، اس سے بڑی بات میں خود لے آیا، میں نے کر لیا۔ (تالیاں) انشاءاللہ بعد میں قائد ایوان اس پر تھوڑا سا مختصر بولیں گے، ابھی تھوڑا سا یہ ایجنڈا رہتا ہے۔ پریس کے بھائیوں کی طرف سے بات مجھے آچکی ہے، آپ ذرا حوصلہ رکھیں۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی اودریږه، دا یو دوه دی، بس چه دا ختم کړو، بیا کوئ۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، ما له موقع راکړئ، زه د کرک د دهماکے باره کښے، سی ایم صاحب هم ناست دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: چه دا اول ختم کړو، بیا ئے کوؤ کنه۔ بیا موقع درکوم، بیا ټولو له موقع ورکوم۔ وزیر اعلیٰ صاحب ناست دے۔ ذاکرالله خان! دا پریویلج موشن څه شے دے ؟

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، لږ د کرک د دهماکے-----

جناب سپیکر: دا بیا کوه کنه، دا بیا وروستو۔ ما وئیل که دعا غواړئ خو دعا اوکړه-----

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بنه بیا درته وروستو موقع درکوؤ۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: Dr. Zakirullah Khan MPA, to please move his privilege motion No. 125 in the House. Dr. Zakirullah Khan.

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مختصر ایجنډه ده لږ صبر اوکړئ-----

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: میں آپکی وساطت سے اس معزز ایوان کی توجہ اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ میرا حلقہ پی ایف 97 میں ای ڈی او ایگریکلچر نے میرے بحیثیت ممبر اور وزیر صاحب کے واضح احکامات کے باوجود کلاس فور کی ایک آسامی پر من پسند آدمی کو بھرتی کروایا اور جب میں نے اس سے اپوائنٹمنٹ لیٹر کی کاپی مانگ لی تو کہنے لگا کہ میں آپکو جوابدہ نہیں اور صاف الفاظ میں انکار کر دیا۔ ای ڈی او ایگریکلچر دیر پائین کے اس ناشائستہ رویئے سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے، مہربانی فرما کر کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ باز پرس ہو سکے اور اس غیر قانونی بھرتی کو منسوخ کر دیا جائے۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Agriculture, Janab Arbab Ayub Jan Khan.

ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت): جناب سپیکر، آپکی بہت مہربانی۔ جیسا کہ حاجی زمین خان صاحب نے فرمایا اور تحریک استحقاق پیش کی اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ہمارے جو ممبر ہیں، ہماری موجودہ حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ ہر ایک آنریبل ممبر آف اسمبلی کو ایسا Consider کیا جائے کہ وہ بذات خود

وزیر بھی ہیں، اپنے کانسٹی ٹیونسی میں وہ وزیر اعلیٰ بھی ہیں۔ (تالیاں) اور یہ پالیسی انشاء اللہ جاری وساری رہے گی اور جیسا کہ زمین خان صاحب نے فرمایا ہے کہ میری۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ذاکر اللہ خان۔

<u>وزیر زراعت</u>: ذاکر اللہ خان صاحب نے جو فرمایا تو انہوں نے صحیح فرمایا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: کہیں اس پر استحقاق نہ آجائے، آپ انکی Favour کرتے ہیں۔

<u>وزیر زراعت</u>: میں کہتا ہوں کہ اسکو استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you, ji. Is it the desire of the House that the privilege motion moved by the honorable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say' Aye' and those against it may 'No'.

(The Motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The Ayes have it; the privilege motion is referred to the concerned Committee.

توجہ دلاؤ نوٹس

<u>Mr. Speaker</u>: Janab honourable Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his call attention notice No. 416 in the House.

<u>مفتی کفایت اللہ</u>: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپکی وساطت سے حکومت خیبر پختونخوا اور خصوصاً محکمہ زراعت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ زرعی یونیورسٹی پشاور میں Institute of Business and Management Sciences ایک فعال شعبہ ہے۔ Institute of Business and Management Sciences میں پانچ ہزار طلباء زیر تعلیم ہیں، جبکہ باقی تمام شعبوں کو ملا لیا جائے تو انکی تعداد دو ہزار تین سو ہے اور انسٹی ٹیوٹ آف بزنسز اینڈ مینجمنٹ سائنسز کی سالانہ آمدن بائیس کروڑ ہے جبکہ اس شعبے پر تقریباً تین کروڑ خرچ ہو رہے ہیں۔ بجٹ 2010 میں حکومت کی طرف سے جو اعلان ہوا کہ پچاس فیصد ایڈہاک ریلیف اور پندرہ فیصد میڈیکل الاؤنس ہے تو IBMS کے اساتذہ ابھی تک اس سے محروم ہیں۔ ایک ملک گیر احتجاج ہوا اور اسکے نتیجے میں دیگر تمام یونیورسٹیوں میں اضافے کر دیئے گئے۔ برائے کرم انسٹی ٹیوٹ آف بزنس اینڈ مینجمنٹ سائنسز کے اساتذہ کرام کی تنخواہوں اور مشاہروں میں بھی اضافہ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر، یہ ایک احتجاج تھا اور میں اس احتجاج میں خود حاضر ہوا تھا۔ میں نے ان سے یہ کہا تھا کہ ہمارے ہاں ایسا کوئی امتیازی قانون نہیں ہے کہ یونیورسٹیوں کیلئے اور آپ کیلئے کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یونیورسٹی اپنے اپنے محکمے کے زیر نگرانی ہوتی ہیں تو ایسا ہوا ہوگا کہ وہ Implement نہیں ہو سکے یا یہ کہ وہ ان کے خیال میں نہیں آیا ہوگا تو میں نے یہ توجہ دلاؤ نوٹس لایا ہے اور محترم وزیر صاحب بھی موجود ہیں، اگر ان محروم اساتذہ کے مشاہروں میں اضافہ ہو جائے تو بہت زیادہ آسانی ہوگی اور جب تک ٹینشن ہوتی ہے تو اس وقت تک یہ اساتذہ بچوں کو پڑھا بھی نہیں سکتے اور پھر یہ واحد شعبہ ہے جو بزنس کر رہا ہے اور پوری یونیورسٹی کو چلا رہا ہے، بائیس کروڑ اسکے اخراجات ہیں، وہ کما رہے ہے اور اس پر تین کروڑ لگ رہے ہیں اور اگر ہم نے اضافہ کر دیا تو تین کروڑ پچاس لاکھ ہو جائے گا تو Kindly اس پر سخاوت سے کام لینا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آج انکا ایک وفد آپ لوگوں سے ملنے کیلئے اور میں نے ان کو ٹائم بھی دیا تھا، وہ ابھی آ رہے ہیں تو آنریبل منسٹر ایگریکلچر، جناب ایوب جان خان۔

<u>ارباب محمد ایوب جان (وزیر زراعت)</u>: جناب سپیکر صاحب، میں آپکا بہت زیادہ مشکور ہوں۔ جیسا کہ مفتی صاحب نے فرمایا ہے، انہوں نے بالکل صحیح فرمایا ہے اور میں ان کے ساتھ Agree ہوں لیکن یہ ایگریکلچرل یونیورسٹی اور جتنی یونیورسٹیاں ابھی ہیں، یہ Autonomous Bodies ہیں اور یہ وائس چانسلر اور گورنر کے ساتھ ہوتی ہیں لیکن یہ کوئسچن ڈسکس ہونا On the floor of the House, it is very important اور جو میرے محترم مفتی صاحب نے یہ کوئسچن کیا ہے تو میں ان کیلئے کہہ دوں کہ انکے Increases جو Adhoc basis پر 25% to 56% ہوئے ہیں اور پھر اسکے بعد گورنر صاحب نے سنڈیکیٹ کی ایک کمیٹی بنائی اور اسمیں سیکرٹری فنانس، سیکرٹری ایگریکلچر کو بھی Invite کیا کہ انکے Pay scales کو جو ریگولر اساتذہ ہیں، انکی طرح کیا جائے تو وہ میٹنگ ابھی نہیں ہوئی ہے، اگر ہاؤس کی یہ مرضی ہے تو میں یہ کہونگا کہ یہ کوئسچن کمیٹی کے حوالہ کیا جائے۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: یہ جب Atonomous body ہے تو کمیٹی اس میں کیا کرے گی؟

<u>وزیر زراعت</u>: Atonomous body ہے لیکن انکی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہر بات کمیٹی کے حوالے کرنا بھی کوئی، جب وہ کچھ نہیں کر سکتی اور انکا کوئی اختیار نہیں ہے۔

Minister for Agriculture: As Agriculture Minister, I am Pro-Chancellor of the university-----
Mr. Speaker: Oh, good.

وزیر زراعت: But I have got، ما سره هیڅ اختیار نشته دے خو دلته مونږ لیجسلیشن لګیا یو هاؤس کښے کوؤ چه پراونشل ګورنمنټ سره هم د دے اختیارات وی، لکه څنګه چه مفتی صاحب اووئیل او څنګه چه زمونږ نور کارونه وی نو مونږ لیجسلیشن کوؤ او ستاسو نه امید لرو چه هاؤس به دا لیجسلیشن کوی-----

جناب سپیکر: ښه جی۔

Minister for Agriculture: As Pro-Chancellor, I will say that this question should go to the Standing Committee.

جناب سپیکر: جی۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: جی زه بخښنه غواړم او ارباب صاحب په دے خبره اوکړه، چونکه هم هغه اتهارټی وه چه خبره ئے پرے کړے وه، ترڅو چه د اختیار خبره ده، دا جی ډیر Complication دے چه د یونیورسټو دننه زمونږ اختیار نشته، چه کله د اختیار خبره په هاؤس کښے راشی بیا زمونږ رویه بدله وی، دا دواړه خبرے یا به شپیلے وهو یا به ستوان خورو۔

جناب سپیکر: هغه بله ورځ د ثاقب الله خان امنډمنټس کښے تاسو ټولو مخالفت کولو۔

وزیر اطلاعات: بالکل جی، دے خبرے له زه هم په دے راځم چه ستاسو په دے هاؤس کښے چه کله خبره کیږی، زمونږ اختیار شته چه دا یوه خبره وی او چه کله مونږ امنډمنټس کولے شو، رولز د دے د پاره جوړولے شو، پکار دا ده چه مونږه ځان مضبوط کړو، مونږ چه یو خبره اوکړو، مونږ سره ئے څوک اونه منی نو بیا به تپوس کوؤ، مونږ خبره هم اونه کړو، اختیار به هم واخلو، دلته خو چه د اختیار نه پس کار نه کیږی نو بیا به هم ډیره مسئله وی۔ دا حکومت دے، دا ټوله صوبه

زمونږ د لاندے ده، دا گورنر هم زمونږ د دے صوبے دے، پکار دا ده چه مونږ Bold step واخلو، مونږ که په یره یره خبرے کوؤ، د خدائے فضل دے اختیار هم شته دے او که اختیار نشته نو اختیار اغستے هم شو، فیصلے هغه پکار دی چه هغه د قوم په مفادو کښے وی او په نره باندے وی، د دے نه علاوه چه کوم بله لاره نشته، Bold step اغستل غواړی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اوس دا کمیټئ ته اولیږو، په کمیټئ کښے به ښوک وی؟

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u>: دا ټهیک ده جی، ستاسو فیصله هغه منسټر صاحب غواړی نو مونږ ته اعتراض نشته خو زه صرف دا خبره کوم چه هغه بله ورځ چه کوم Bill وو د قاضی صاحب والا، هغے کښے چه څنگه مونږ امنډمنټس غوښتل خو هغوی اونه منله، هغے نه پس مونږ میټنگ کړے دے، هائر ایجوکیشن والا مو دلته غوښتی دی، هغوی وئیل چه زمونږ تاسو باندے هیڅ پابندی نشته، تاسو خپل قانون جوړولے شئ، تاسو خپل هرڅه د یونیورسټئ چه دی، هغه ستاسو Under به کار کوی، د 18th amendment نه پس ایجوکیشن مونږ ته راغلے دے، دا زمونږ اختیار دے، مونږ پرے کار کولے شو خو دا At present چه هغوی وائی نو هغه د ورکړی، هلته به بیا لیجسلیشن اوکړو، د هغے نه پس بیا لیجسلیشن د پاره به مونږ لاء ډیپارټمنټ ته اووایو چه لیجسلیشن اوکړو بیا به اختیار ترے واخلو۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اودریږه۔ عبدالاکبر خان۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: خو دا ده چه څنگه هغه مخکښے زمونږ کیس وو، هغه بیا مونږ انشاءاللہ Repeat کوؤ۔۔۔۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: اوس دا نوے خامخا جوړوؤ چه مونږ دلته کښے امنډمنټس اوکړو او اختیار خپل ځان سره واخلو۔

<u>جناب سپیکر</u>: اودریږه دا میاں افتخار صاحب، تاسو جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): داسے ده چه دا بشیر خان زمونږ مشر دے او چه کوم وضاحت ئے اوکړو، زما اوس د گورنر صاحب سره هم په دے باندے ملاقات وو، تاسو سره ما خبره هم اوکړه، بالکل هیڅ داسے رکاوټ نشته دے، نیغ په نیغه هغه زمونږ چانسلر دے، هغه مونږ په اعتماد کښے اغستے شو، اعتماد کښے مو اغستے دے او بنه په رضا صلاح ټول کار کیدے شی، رکاوټ نشته دے، توجه غواړی، وخت ورکول غواړی او که دا نن تاسو د استحقاق کمیټۍ ته حواله کوئ یا بلے کمیټۍ ته ئے حواله کوئ خو پکار دا ده چه مونږ زر تر زره په دیکښے Steps واخلو، فیصلے اوکړو، قانون سازی اوکړو، لیجسلیشن اوکړو خو که د دے نه علاوه خبره وی، پکار دا ده چه As a government مونږ ټهیک خبره اوکړو۔ هغه د چا خبره که د چا یوه سترگه ژاړی او بله ئے خاندی مونږ سره به ئے منی، (تالیاں) چه مونږ سره ئے نه منی نو بیا به څه کوی؟

جناب سپیکر: یو وزیر صاحب یو څه وائی او تاسو دواړو بل څه اووئیل۔ جی عبد الا کبر خان! ته پکښے ټیکنیکل څه خبره کوے؟

جناب عبدالاکبر خان: جی پرابلم یہ ہے کہ ہماری ہر یونیورسٹی کا الگ الگ ایکٹ ہے اور اس میں جو ہے نا، ہر ایکٹ میں اپنی مرضی سے انہوں نے جو شامل کیا، ہم نے پاس کیا ہے، مارشل لاء میں کچھ ایکٹس بنے ہیں، جس وقت اسمبلیاں نہیں تھیں، اب جناب سپیکر، ساری یونیورسٹیوں کو Re-visit کرنا ہوگا۔ اب خاص کر 18^{th} amendment کے بعد جب یہ سب اختیار اس صوبے کے پاس آگیا ہے اور چیف ایگزیکٹیو اب گورنر کی بجائے چیف منسٹر ہوگیا ہے تو یا تو آپ کو ایک ماڈل ایکٹ لانا ہوگا تاکہ باقی ساری یونیورسٹیز کے جو الگ الگ ایکٹس ہیں، وہ ختم کرنے ہونگے اور ایک ماڈل ایکٹ لانا ہوگا جو ساری یونیورسٹیوں پر لاگو ہوگا اور اس میں آپ پراونشل، اب جناب سپیکر، آپ اگر ایگریکلچرل یونیورسٹی کا جو ایکٹ ہے، اس میں دیکھیں تو منسٹر کا صرف ایک جگہ لفظ ہے کہ The Minister Agriculture will be the Pro-Vice Chancellor، لیکن Pro-Vice Chancellor نہ سینیٹ کا ممبر ہے، نہ سینڈیکیٹ کا ممبر ہے، نہ کچھ Achieve کر سکتا ہے، صرف نام ڈالا گیا ہے کہ The Agriculture Minister will be the Pro-Vice Chancellor-----

Qazi Muhammad Asad Khan: Pro-Chancellor-----

جناب عبدالاکبر خان: پروچانسلر، میری درخواست ہوگی کہ یا تو حکومت ایک ماڈل ایکٹ کیلئے بیٹھ جائے تاکہ ہم ایک ایسا ماڈل ایکٹ لے آئیں جو سارے صوبے پر لاگو ہو، یونیورسٹیز کیلئے اور جو ان کے Individual Acts ہیں،ان کو ختم کئے جائیں اور دوسری جناب سپیکر، آپ تو پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین ہیں، جب آڈٹ کی بات آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہمیں فنڈز فیڈرل گورنمنٹ سے ملتے ہیں، اب اگر آپ کو فنڈز فیڈرل گورنمنٹ سے ملتے ہیں تو پھر آپ کا آڈٹ بھی ان سے ہونا چاہیئے تھا، آڈٹ تو فیڈرل گورنمنٹ کرتی نہیں ہے، جب پراونس آڈٹ کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس کو مانتے نہیں، فیڈرل والے کہتے ہیں کہ ہم تو پراونشل ایکٹ کے Under کام کر رہے ہیں، صوبائی اسمبلی یا جو قانون ہے، اس میں کام کر رہے ہیں، کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، اٹھارہ بیس گریڈ کی سروسز اپنی مرضی سے دے رہے ہیں، کوئی انٹرویوز نہیں، کوئی پبلک سروس کمیشن نہیں، کوئی Competition نہیں، اپنی مرضی ہے، کچھ کریں جناب سپیکر، اس کیلئے کچھ کام کریں۔

وزیر (بلدیات): جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا بیا داسے ولے نه کوؤ، تاسو به وروستو، د دے یونیورسټئ دا ستاف هم راروان دے دلته که تاسو ځلور واړه مونږ سره کښېنئ، که لاء ریفارمز کمیټئ ته دا ورکړو، اوس چه دا Dispose of کړو کنه جی خو دا ده چه دا خو د ایډمنسټریشن والا خبره نه ده، دا خو Financial benefits غواړی۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، ایک منٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږه یو منټ، زه ستاسو په ځائے لګیا یم کنه۔

وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دیکښے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکښے خو Financial benefits غواړی، څه ایډمنسټریټیو، نه کمیټی به تنخواه ورکوی، کمیټی به تنخواه ورکوی؟

وزیر (بلدیات): نه نه۔۔۔۔

جناب سپیکر: Financial benefits غواړی۔

وزیر (بلدیات): نه نه، اوس هغه منسټر صاحب وائی، مونږ تاسو ته، زما لږ واوری نو دا خبره به لږه کلیئر شی۔ سپیکر صاحب! هغه بله ورځ مونږه میټنګ کړے وو،

میاں صاحب هم وو او زمونږ ظاهر شاه هم وو، منسټر هائر ایجوکیشن هم وو، وائس چانسلران صاحبان هم وو، یو مسئله چه زمونږ شوے وه، هغه چه کوم امنډمنټس اسلامیه کالج یونیورسټۍ، پیښور یونیورسټۍ د پاره وو، هغے د پاره بیله کمیټی جوړه شوے وه او یو کمیټی دے د پاره جوړه شوے وه۔ دا څنګه چه عبد الاکبر خان اوونیل چه دا لس یونیورسټۍ دی، د دوئ څه حالات دی، دیکښے پینځه یونیورسټۍ داسے دی چه نه هلته سنډیکیټ شته، نه هلته سینټ شته، هغه وائس چانسلر خپله هر څه چه کوی، هغه کل اختیاره دے۔ دیکښے مونږ دا فیصله اوکړه چه دوه کسان، وائس چانسلران، دوه هغه Educated، پوهه هلکان چه د کومو معیار تعلیم ښه وی، دوه درے ایم پی اے صاحبان، اسرار صاحب هم ناست وو او مونږ هغه کمیټی جوړه کړے ده چه Within one month دوئ به مونږ ته یو Outline راکوی، دے باندے به انشاء الله بیا کمیټی، مونږ کښینو، او عبد الاکبر خان به هم وی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔

وزیر(بلدیات): کښینو به او په دے باندے به مونږه فیصله کوؤ انشاءالله، دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: تر هغے پورے دا پینډنګ اوساتو؟

وزیر(بلدیات): او زما خیال دے که پینډنګ ئے کړئ نو ښه به وی۔

جناب سپیکر: پینډنګ ئے اوساتو؟

وزیر(اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، بخښنه غواړمه۔۔۔۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: اودریږه، مفتی کفایت الله صاحب موؤر دے۔

(شور)

وزیر(اطلاعات): سپیکر صاحب، یو سیکنډ جی، دا چونکه د پالیسئ خبره ده او په دے بنیاد چونکه د پیښور یونیورسټۍ خبره اول راغلے وه چه دا خبره Mix up نه شی۔ زه دا خبره په دے کول غواړمه چه دا خبره به سحر له پریس ته راځی، د پیښور یونیورسټۍ خبره مونږ ځان له اغستے ده، د هغے وزیر اعلیٰ صاحب

کمیټی جوړه کړے ده، د کمیټئ نه پس مونږ سب کمیټی جوړه کړے ده او مونږ به ټول په رضامندئ سره د HEC هیڅ اعتراض نشته، هغه مسئله به اول حل کوؤ، کله چه تاسو بیا Unanimous د ټولو د پاره یو رنګ جوړوئ، هغه بیله خبره ده خو د پیښور یونیورسټئ مسئله به زر تر زره حل کوؤ۔

وزیر(بلدیات): سپیکر صاحب! د پیښور یونیورسټئ مسئله۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر(بلدیات): هغه زر تر زره فیصله کول غواړی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټھیک شوه جی، بس ټھیک ده جی۔ مفتی کفایت اللہ صاحب موؤر دے۔

وزیر(بلدیات): جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږئ چه دے واورو جی، تاسو په یو کیبنټ کښے درے Views روان دی، یو View کړئ، Single view کړئ چه ما ته لږه اسانه شی۔ مفتی صاحب، تاسو څه غواړئ؟

مفتی کفایت اللہ: شکریه جی، دا دوئ چه کومه خبره کړے وه۔۔۔۔۔

وزیر(بلدیات): جناب سپیکر۔

مفتی کفایت اللہ: دے باره کښے کنه جی، د دے مونږ هم احساس کوؤ چه دلته دوه عملے دی، دا یونیورسټیانے چه کومے دی دا بالکل مادر پدر آزادے دی او هغه زمونږ د اسمبلئ خبرے ته یا د سپیکر صاحب هدایات یا د متعلقه وزیر هدایاتو ته بالکل توجه نه ورکوی لیکن زه په دے باندے حیران یمه چه کله د یو یونیورسټئ ایکټ راشی، هغے کښے مونږ ترمیم پیش کړو چه بهائی دا اختیار وزیر له ورکړئ، ګورنر له ئے مه ورکوئ، هغه وزیر پاڅی او هغه پخپله مخالفت اوکړی چه نه دا اختیار ما له نه دے پکار، دا خو ګورنر له ورکړئ، لږ غوندے زه د میاں افتخار صاحب سپیکر صاحب! زه د میاں افتخار خبرے سره اتفاق کومه، مونږ له Bold steps اغستل غواړی، دا Non-elected خلق، د دوئ اختیارات به کمول غواړی، دوئ ته به سترګے ښودل غواړی او دا مونږ د قوم نمائنده ګان یو، دا خلق نمائنده ګان نه دی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ٹھیک وائی۔

مفتی کفایت اللہ: او دا اوس چه ما کوم سوال راوړے دے، زه وایم چه دا خراب نه شی، دا د کمیټئ ته ورکړے شی۔

Mr. Speaker: Is the desire of the House that the call attention notice moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Question is referred to the concerned Committee. دا بل د چا دے جی، د عطیف الرحمان ؟

Atif-ur-Rehman Sahib, please his move your call attention notice No. 440.

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، فرنٹیئر پراونشل کوآپریٹیو بینک کی بحالی کیلئے سابقہ دور حکومت میں صوبائی اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی نمبر 7 نے مورخہ 2 جولائی 2007 کو اپنی حتمی سفارشات پیش کیں اور بینک مذکورہ کو اپنے اصلی شکل میں بحال کرنے کی سفارش کی گئی۔ اس کے بعد مورخہ 13 جنوری 2009 کو ریفارمز کمیٹی نے بھی بحالی کیلئے سفارشات پیش کیں اور بحالی کیلئے پینتالیس دن کا وقت دیا گیا۔ مورخہ 16 فروری 2010 کو بھی ایک اور کمیٹی نے بحالی کیلئے سفارشات دیں۔ موجودہ حکومت خیبر پختونخوا نے سال 11-2010 کی سالانہ بجٹ تقریر میں صوبائی وزیر خزانہ نے بینک بحالی کا خصوصی طور پر اعلان کیا لیکن جناب والا، تاحال کچھ پیش رفت دیکھنے میں نہیں آئی۔ کیا اب متعلقہ صوبائی وزیر صاحب اس بارے میں بتا سکتے ہیں کہ اس میں تاخیر کیوں ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر صاحب، د دے بینک د بحالئ اعلان زمونږ په تیر بجټ کښے شوے وو او په دے باندے کارروائی ډیره Slow روانه ده نو مهربانی د اوکړے شی دیکښے چه په کوم ځائے کښے مشکلات وی، پکار دا ده چه د هغے فوری طور باندے ازاله اوشی او هغه مسئله حل شی او دا خلق چه په روزګار شی۔

Mr. Speaker: Hon`able Minister for Co-operatives. Ji, Hidayatullah Sahib.

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات و امداد باہمی): بسم اللّٰہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، دا کومه خبره چه عطیف الرحمان صاحب اوکړه نو دا Totally صحیح خبره ده ځکه چه په دے باندے باقاعده دے اسمبلئ Unanimous resolution هم پاس کړے وو او د هغے نه وروستو بیا محترم وزیر اعلیٰ صاحب په هغه ورځ باندے موجود وو نو دوئ په هغے کښے یوه کمیټی جوړه کړه بلکه دا سټینډنگ کمیټی ستا سو په دغه کښے چه کله چیئر شوه نو هغوی هم دا منظوری ورکړے وه او بیا په اسمبلئ کښے عبد الاکبر خان، پیر صابر شاه او زمونږ منسټر فنانس همایون خان او زه، مونږ ئے څلور کسان د هغه کمیټئ د پاره مقرر کړی وو او بیا د هغے نه پس زمونږ اتفاق هم په هغے باندے راغلو او بیا دا مهربانی هغوی اوکړه چه باقاعده په بجټ سپیچ کښے هغه اناؤنس شوه، د هغے د پاره پچاس کروړ روپئ اوس په دے دغه کښے او پچاس بیا د هغے نه پس چه کله خزانے ته پیسے راشی نو دا به ورکوی خو بد قسمتی دا وه چه په هغے کښے یو ځل بیا کاغذی کارروائی شروع شوه او اوس چه کومه تازه ترین دغه راغلے دے نو هغوی پکښے دا لیکلی دی چه په هغه وخت کښے یعنی د اسمبلئ د دغه نه مخکښے د دے چونکه متعلقه دغه مخالفت کړے وو، په دے وجه باندے دا بینک نه شی دغه کیدے، حالانکه د هغه مخالفت نه وروستو په دیکښے دومره اوږد پراسس اوشو او دا بحال هم شو، بیا د هغے د پاره پیسے هم مختص شوے، هغه کمیټئ هم ورکړو، سټینډنگ کمیټئ هم ورکړو۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه دا مخالفت ئے چا کړے دے؟

وزیر (امور حیوانات وامداد باہمی): اوس هغه لاء ډیپارټمنټ والا په هغے کښے یوه نکته راوستے وه چه په دیکښے به تاسو بینک باندے نوے نوم ایږدئ نو بینک به تاسو کهلاؤ کړئ، مونږ په هغے کښے ځکه نه شو کولے چه د هغے خپل Assets دی، د هغے خپل چه کوم دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نوے بینک نه شی کهلاویدے؟

وزیر(امور حیوانات وامداد باہمی): نه نو د هغے صرف، د نوے د پاره نه دے کړے، د هغے د پاره ئے دا کړی دی چه تاسو دا بینک بحال کړئ ځنګه چه دغه شوے دے، دا خو ځه ختم شوے نه وو کنه۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔

وزیر(امور حیوانات وامداد باہمی): نو په دیکښے مهربانی دا ده، زه پخپله باندے هم دیکښے نن، دا خبره ما د محترم وزیر اعلیٰ صاحب په نوټس کښے راوستله خو هغوی دا مخکښے کړه، ما وئیل چه یره تر اوسه پورے دیکښے دا کار شوے دے نو پکار دا ده چه په دیکښے نورے خبرے نه رااوباسی او چه ځنګه اسمبلئ پاس کړے وی، ځنګه چه سټینډنګ کمیټئ کړے ده، بیا د دے اسمبلئ په فلور باندے کمیټی مقرر شوے ده، هغے کړے ده، بیا ټولو د هغے اجازت ورکړے دے نو پکار ده چه نورے خبرے پریږدی۔

جناب سپیکر: زه پوهه شوم، پوهه شومه جی۔آنریبل لاء منسٹر صاحب کدھر ہیں؟ لاء منسټر صاحب! دے اسمبلئ چه یو څیز پاس کړو، هر څه اوشو نو بیا ورکښے کنفیوژن ولے راغے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، آٹھ سال پہلے میں نے اسمبلی میں ایک ایڈجرنمنٹ موشن موؤ کی تھی کہ ایک مارشل لاء ڈکٹیٹر نے رات کے اندھیرے میں دستخط کر کے اس کوآپریٹو بینک کو ختم کیا تھا، اور بھی بہت سی چیزوں کو ختم کیا تھا۔ وہ اس وقت کمیٹی کو ریفر ہوئی اور کمیٹی نے Unanimously decision لیا کہ اس کو بحال کیا جائے۔ پھر جب یہ اسمبلی وجود میں آئی تو ہم نے اس مسئلے کو دوبارہ اٹھایا، وزیر اعلی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے چار پانچ کمیٹیاں بنادیں، میں بھی اس میں شامل تھا، فنانس منسٹر بھی اس میں شامل تھے اور یہ ہدایت اللہ خان بھی تھے، ہم نے کئی میٹنگز کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ اس کو بحال کریں اور اس کیلئے حکومت سے Lump sum پیسے مانگیں، وہ رپورٹ بھی اسی اسمبلی نے اڈاپٹ کی ہے۔جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں لاء والوں کی کیا Observations ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ لاء ٹریک کیا ہوتا ہے، لاء کیا ہوتا ہے؟ اسمبلی سے لاء ڈیپارٹمنٹ بڑا ہے؟

جناب سپیکر: لاء ڈیپارٹمنٹ حکومت کا حصہ نہیں ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: لاء ڈیپارٹمنٹ اس اسمبلی سے بڑا نہیں ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں سپیکر صاحب، وہ بل بنا رہے ہیں۔ سپیکر صاحب، وہ لاء ڈیپارٹمنٹ میں گئی ہے، وہ بل بنا رہے ہیں، انشاء اللہ ہم جلد سے جلد Introduce کرینگے اور اس پر انشاء اللہ جلد از جلد کارروائی کرینگے۔

Mr. Speaker: This is kept pending for fifteen days, pending for fifteen days, Fifteen days میں جو بھی ایکشن ہو، تو اسمبلی میں لے آئیں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت گومل یونیورسٹی مجریہ 2010ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Israrullah Khan Gandapur Sahib, to please move for Leave of the House to introduce the Gomal University (Amendment) Bill, 2010, under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Honourable Israrullah Khan.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you Sir. Sir, I beg to move for leave of the House to introduce the Gomal University (Amendment) Bill, 2010, under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member to introduce the Gomal University (Amendment) Bill, 2010? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; leave is granted. Now Mr. Israrullah Khan Gandapur, to please introduce before the House the Gomal University (Amendment) Bill, 2010.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you, Sir. Sir, I beg to introduce the Gomal University (Amendment) Bill, 2010.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ مجریہ 2010ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Israrullah Khan Gandapur, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Local Government (Amendment) Bill, 2010, under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you, Sir. Sir, I beg to move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Local Government (Amendment) Bill, 2010, under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Local Government (Amendment) Bill, 2010? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; leave is granted. Israrullah Khan Gandapur, to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2010, under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you, Sir. Sir, I beg to introduce in this House the Khyber Pakhtunkhwa Local Government (Amendment) Bill, 2010.

Mr. Speaker: It stands introduced.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری گزارش ہے کہ گورنمنٹ بھی بیٹھی ہے، چونکہ اس کی Introduction تو ہو گئی اور یہ جو Consideration Stage ہے، With the permission of the Government اگر ہم اس کو 'سسپنڈ' کر لیں اور ابھی یہ ڈرافٹ کر لیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی نہیں، ابھی یہ ایجنڈا ذرا زیادہ ہے تو اس پر۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، گورنمنٹ کو اگر سن لیا جائے میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میری گزارش ہے کہ ہم نے سب سے بات کی ہے اور ان ساروں نے ابھی اس کو اجازت دے دی ہے اور یہ Introduce بھی ہو گیا ہے، اب اگر رول 82 کو ریلکس کر کے ان کو اجازت دے دیں کہ ابھی اس کو Passage Stage میں لے آئیں۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): دو دن کی جو Limit ہے امنڈ منٹس کی، وہ آ جائے تو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

سینئر وزیر (بلدیات): خیر ہے، ابھی تو سیشن ہے۔

جناب سپیکر: Routin میں جائیں گے، میرا خیال ہے کہ ایجنڈا زیادہ ہے اور وہ لوگ بار بار ریکویسٹ کر رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ تو پرائیویٹ ممبر بل ہے، یہ تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! څه او کړه یره؟

سینیئر وزیر (بلدیات): ٹھیک ہے جی، یہ جو دو دن کا Rule ہے، اسے Follow کیا جائے۔

(شور)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، اس میں تو کوئی ایسی قباحت نہیں ہے سر، اگر اجازت ہو؟

جناب سپیکر: ہں جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی پروسیجر پر تھوڑا چلتے ہیں، میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اگر گورنمنٹ Oppose نہیں کر رہی ہے تو کیا تکلیف ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ ابھی جلد ہی Prepare ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ پہلے کیوں نہیں بتاتے تھے کہ اب Prepare کرتے ہیں؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔

وزیر اطلاعات: دا چه دوئ دا سے رضا دی او دا منسټر صاحب ورسره خاندی نو څه رضا صلاح به ئے وی کنه۔

جناب سپیکر: دا سیکرټریټ۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات: دوئ سره به ئے څه کهاته وی جی، دا اختیار هم وزیر صاحب له ورکوی او دوئ دواړه ورسره خاندی راخاندی هم، نو څه لوبه خو به وی۔

جناب سپیکر: یواځے د دوئ په خندا نه ده، میاں صاحب! یواځے د دوئ په خندا نه ده، دلته د دے ځائے خندا هم پکار ده، دا به پخپل ټائم باندے راځی۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا دھماکہ خیز مواد مجریہ 2010ء کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Next, item: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa

Explosives (Amendment) Bill, 2010, under rule 77 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, janab Speaker. I beg to move for leave of the House the the leave may be granted to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Explosives (Amendment) Bill, 2010.

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Member to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Explosives (Amendment) Bill, 2010? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; the leave is granted. مفتی صاحب کدھر گئے ہیں، ان کی بات مان لی اور یہ نکل گئے، ایک شکریہ کا لفظ بھی نہیں بولا؟

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں نہیں، مفتی صاحب ایسے نہیں ہیں کہ اس کو پتہ،
Now Mr. Abdul Akbar Khan, to please introduce before the House the Khyber Paktunkhwa Explosives (Amendment) Bill, 2010.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Explosives (Amendment) Bill, 2010.

Mr. Speaker: It stands introduced.

جناب عبدالاکبر خان: سر، آپ مجھے پانچ منٹ دیں گے کہ میں کیوں یہ امنڈمنٹ لا رہا ہوں؟ پانچ منٹ صرف۔

Mr. Speaker: It stands introduced.

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، بڑی Important ہے۔ جناب سپیکر، یہ ایک سو چھبیس سال کے بعد قانون سازی ہو رہی ہے اور یہ 18th amendment جو اس اسمبلی نے پاس کی ہے، جس میں پہلے Explosives فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ کنکرنٹ لسٹ میں تھے، اب وہ سیریل نمبر 18 پر کنکرنٹ لسٹ میں سے نکل گئے، وہ صوبوں کو واپس آ گئے ہیں، اس سے پہلے صوبے اس میں قانون سازی نہیں کر سکتے تھے۔ جناب سپیکر، یہ ہمارے صوبے کی زندگی اور موت کا سوال ہے اور آپ یقین کریں کہ میرے خیال میں، دنیا کا اگر کہوں تو غلط ہو گا لیکن کم از کم پاکستان میں جتنی منرلز پیدا ہوتی ہیں تو صوبہ سرحد میں وہ سارے پاکستان میں۔۔۔۔

ایک آواز: خیبر پختو نخوا۔

جناب عبدالاکبر خان: Sorry، خیبر پختونخوا میں پیدا ہوتی ہیں، وہ سارے پاکستان میں پیدا نہیں ہوتیں۔ آپ کے مار بلز، کوئٹہ میں بہت چھوٹے مار بلز پیدا ہوتے ہیں، صوبہ سرحد میں مار بلز اور لائم سٹون۔۔۔۔۔

ایک آواز: خیبر پختو نخوا۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، پختونخوا میں پیدا ہوتے ہیں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! یہ ابھی تیار نہیں ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر۔

جناب سپیکر: اپنے صوبے کو خواہ مخواہ غلط Term۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: میں تیار ہوں، میں تیار ہوں سر۔ جناب سپیکر، بعد میں بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی یہ باتیں آپ کی ہوا میں جا رہی ہیں، جب Introduction۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میرا اس میں یہ مطلب ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Consideration Stage پہ اچھا ہو گا اگر اس پر آپ بولیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اگر رول 82 کے تحت مجھے ابھی اجازت دے دیں، اگر ہاؤس سے پوچھیں تو یہ بڑا Important issue ہے، یہ لاکھوں لوگوں کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: نہیں Consideration کیلئے ہم Ready نہیں ہیں، سیکرٹریٹ ابھی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اگر ابھی اجازت دی جائے کیونکہ یہ بڑا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کو بھی نہیں دی ہے، آپ بھی اسی طریقے سے اس کے بعد آئیں گے۔

قرار دادیں

جناب سپیکر: جی مسماۃ زرقا بی بی، زرقا بی بی ہیں؟ نہیں ہیں تو Withdrawn۔

Uzma Khan Bibi, to please move her resolution No. 429.

ایک آواز: سر، زرقا پہنچ گئیں۔

جناب سپیکر: بس Lapsed ہو گیا جی۔ وہ ایک دفعہ ہو چکا، جو گاڑی آگے چل پڑی ہے، وہ آگے ہی جائے گی۔ عظمیٰ خان بی بی۔

محترمہ عظمیٰ خان: چونکہ ضلع دیر پائیں کے حلقہ پی کے 95 کی کل آبادی تقریباً پانچ لاکھ نفوس سے تجاوز کر گئی ہے اور مذکورہ حلقہ کی تحصیل ثمر باغ میں شناختی کارڈ بنوانے کیلئے ایک ہی نادرا سوفٹ سنٹر موجود ہے لیکن ضلع دیر پائیں میں بجلی کی ناروالوڈشیڈنگ کی وجہ سے مذکورہ سنٹر اپنی استعداد کے مطابق کام نہیں کر رہااور لوگوں کو صبح سویرے نماز کے وقت سے شناختی کارڈاور فارم (ب) کے حصول کیلئے تمام دن اپنی باری کیلئے قطار میں کھڑا رہنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے ضعیف العمر اشخاص اور خواتین کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ علاقے کے لوگوں کو شناختی کارڈ بنوانے میں درپیش مشکلات کے پیش نظر ضلع دیر پائیں کے حلقے پی کے 95 میں منڈا اور مایار کے مقامات پر نادرا سوفٹ سنٹر قائم کرنے کیلئے اقدامات کئے جائیں تاکہ عوام کو درپیش مشکلات سے نجات مل سکے۔

جناب سپیکر: جی گورنمنٹ کی طرف سے؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): ډیره بنه خبره ده۔

جناب سپیکر: بنا ئسته خبره ده۔ Is it the desire of the House-----

حاجی ہدایت اللہ خان (وزیر امور حیوانات): 95 زما حلقه ده جی-----

جناب سپیکر: کیا؟

وزیر امور حیوانات: دا پی کے 95 زما حلقه ده نو په دیکښے مخکښے مونږ درخواستونه هم ورکړی دی او دا دغه ته مونږه لیکل کړی دی۔ په دیکښے دا دوه مقامات ځنګه چه دے بی بی نشاندهی اوکړه نو دا ډیر ضروری دی جی، ځکه چه د مخکښے نه په هغے کښے کومه عمله وه نو هغے کښے مونږ یو کس دوه Change کړل خو هغه خبره سر ته اونه رسیده، نو دا مایار او منډا ډیر اهم علاقے دی او پینځه لکهه آبادی ئے ده-----

جناب سپیکر: تاسو ئے Favour کوئ؟

وزیر امور حیوانات: او جی چه دا اوشی نو دا به ډیره زیاته بنه خبره وی۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously. Mehar Sultana Bibi, Mehar Sultana Bibi, to please move her resolution No. 438. Not present, withdrawn. Munawar Sultana Bibi. آج تو سارا دن آپ کا ہے بی بی، اور آپ پھر بھی خفا ہوتی ہیں۔

Ms. Munawar Sultana: Thank you, Sir.

جناب سپیکر: سب سے اچھی بات یہ ہے کہ آپ لوگ آتی ہیں اور Balloting میں حصہ لیتی ہیں-----

محترمہ منور سلطانہ: جی۔

جناب سپیکر: اور یہ میرے معزز بھائی، یہ پتہ نہیں کہ کہاں ہوتے ہیں؟ جی بی بی، منور سلطانہ بی بی۔

محترمہ منور سلطانہ: چونکہ Computer hacking دنیا بھر میں ایک Cyber crime بن چکا ہے، جس کی وجہ سے کمپیوٹر کے ماہر گھر بیٹھ کر باآسانی دوسروں کے کمپیوٹرز میں داخل ہو کر نہ صرف اس کی فائل دیکھ سکتے ہیں بلکہ اس کو چوری بھی کر سکتے ہیں۔ آج کل کمپیوٹر کا دور دورہ ہے اور تمام اداروں نے اپنا سارا Bio data کمپیوٹرائزڈ کیا ہوا ہے لیکن Computer hacking کی روک تھام کیلئے کوئی مؤثر قانون نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ ڈیٹا چوری ہونے کا اندیشہ ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ کمپیوٹرڈ ڈیٹا کو محفوظ بنانے کیلئے Computer hacking کی روک تھام کیلئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ کی طرف سے۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): برابر دے جی، بس صحیح دے۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. The motion-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: بات وہی صحیح ہے لیکن بی بی لائی ہیں، ایک اچھی ریزولیوشن ہے تو خیر ہے ان کی Encouragement کیلئے آپ بولیں گے جی-----

جناب محمد ایوب خان (وزیر سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی): سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی وزیر صاحب، ایوب خان اشاڑی صاحب۔

وزیر(سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی): د منور سلطانه بی بی دا خبره چه ده، دا Already فیډرل گورنمنټ نوټیفائی کړے ده او د ایف آئی اے یو Wing ته دا کار حواله دے جی نو د دے ضرورت څه دے جی؟

جناب سپیکر: نشته ضرورت؟

وزیر(سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی): نشته ضرورت جی، دا هغوی کړے دے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب چه وائی چه۔۔۔۔

وزیراطلاعات: دوئ وائی چه هغوی Already کړے هم دے او ډیره ښه خبره ده۔

وزیر(سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی): ښه خبره ده جی، مونږه ئے منو خو هغوی Already شروع کړے دے۔

جناب سپیکر: اچھا۔بی بی! یہ کہتے ہیں کہ Already ایف آئی اے کا ایک Wing اس پر کام کر رہا ہے تو آپ جس طرح کہیں گے، Put کروں ہاؤس کو یا بس ٹھیک ہے، آپ Satisfied ہیں؟ جی بی بی! آپ Satisfied ہیں؟

محترمہ منور سلطانہ: بس ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Thank you, the resolution is withdrawn. Mufti Syed Janan Sahib, to please move his resolution No. 362 in the House.

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حالیہ دہشتگردی کی وجہ سے صوبے کے مختلف اضلاع میں عوام کا کافی نقصان ہوا ہے، ان ہی واقعات میں ضلع ہنگو اور خصوصاً تحصیل ٹل میں عوام نے ہر موقع پر حکومت کا ساتھ دیا ہے لیکن وہاں کے عوام بری طرح متاثر ہوئے ہیں، جس میں عوام کے ذاتی املاک کے ساتھ ساتھ سرکاری املاک کو بھی نقصان پہنچا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ حکومت تحصیل ٹل کے تمام علاقوں میں، جہاں جہاں ذاتی اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچا ہے، فوری طور پر بحال کرنے کیلئے اقدامات کرے۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل میاں افتخار حسین صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا سے ده جی چه مفتی جانان صاحب چه کوم قرارداد دلته کښے پیش کړو، د دوئ بنیادی خبره دا ده چه د هر یو خپل طریقه کار دے او که دوئ ته دا سے یو خبره معلومه وی چه هلته تباه کارئ شوے وی نو

د هغے مروجه خپل طریقه کار دے چه هغه به لوکل انتظامیه ته وائی، هغه به رالیږی او په هغے به عمل کیږی۔ که چرته داسے یو شے وی چه د دے نه پاتے وی، پکار دا ده چه دوئ ئے د هغوی په ریکارډ راولی او دلته ئے رااولیږی، مونږ به پرے عمل کوؤ۔ دیکښے Finance involve دے، نیغ په نیغه دا قرارداد په دے شکل کښے نه شی پیش کیدے او نه پاس کیدے شی۔ مونږ دا Commitment ضرور کوؤ چه دوئ د لاړ شی او د ده چه څومره تباه کاری شوے ده، لوکل انتظامیه ته د ورکړی چه هغه ئے دلته رااولیږی، په هغه طریقه کار باندے به عمل کیږی۔

<u>مفتی سید جانان</u>: سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: جی مفتی صاحب۔

<u>مفتی سید جانان</u>: دا خو تقریباً د دوه کالو خبره ده، ما دلته اسمبلئ کښے هم خبره کړے ده جی، بار بار مے کړے ده چه کومے متعلقه محکمے دی، هغوی سره مے هم بار بار-----

<u>جناب سپیکر</u>: نه، هغوی چه تاسو ته اووئیل، دغه ورته تاسو ریکارډ ورکړئ نو که په هغے باندے څه دغه اونه شو، This is kept pending۔

<u>مفتی سید جانان</u>: او پینډنگ، بس ٹھیک ده۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا هاؤس که اجازت راکوی نو، دا مسماة زرقا بی بی راغلے ده؟

<u>آوازیں</u>: او راغلے ده۔

<u>جناب سپیکر</u>: د دوئ دا ریزولیوشن چرته دے؟ Please move your resolution No. 270, ji.

<u>Ms. Zarqa</u>: Thank you, Mr. Speaker.

<u>جناب سپیکر</u>: دا لږ د کار غوندے ریزولیوشن ښکاری جی۔ جی، بی بی۔

<u>محترمه زرقا</u>: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ہمارے صوبے میں خاصکر سوات، چترال، مردان، چارسدہ اور نوشہرہ وغیرہ میں غریب، کم عمر اور نوجوان لڑکیوں کو اکثر ان کی مرضی کے بغیر شادی کے نام پر صوبہ پنجاب کے بوڑھے، شادی شدہ اور ناچ گانے والوں کے ہاتھ

فروخت کیا جاتا ہے، یہ سارا کام دلال کے ہاتھوں ہوتا ہے، ان میں سے اکثر بچیوں پر بہت مظالم بھی ڈھائے جاتے ہیں، والدین کو ان سے ملنے بھی نہیں دیا جاتا اور ساتھ انہیں فروخت کرنے کے طعنے بھی دیئے جاتے ہیں، لہذا حکومت اس سلسلے میں قانون سازی کرے اور لڑکیوں کی فروخت پر پابندی عائد کرے۔ مکمل چھان بین کے ساتھ یونین کونسل کی سطح پر شادیوں کی رجسٹریشن کو لازمی قرار دیا جائے، نیز لڑکیوں کی فروخت کرنے والے دلالوں کو سزا دی جائے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل انفارمیشن منسٹر، میاں افتخار حسین صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا رښتیا خبره ده چه ډیر د غرض مسئلے ته دوئ اشاره کړے ده او دیکښے شک نشته دے چه د یو عوامی نمائنده په حیثیت زمونږ داسے کیسونو سره ډیره واسطه راغلے ده۔ د ټولو نه اول خو ښځه خرڅول، دا روایت بذات خود ډیر قبیح دے او دا څه پراپرټی نه ده، دا څه داسے جنس نه دے، دا انسان دے، دا کاروبار چه هر څوک کوی، دا د اخلاقو نه هم پریوتی دی، د انسانیت نه هم پریوتی دی، د مذهبی طور طریقو نه هم دا پریوتی دی۔ بالکل چه څوک په دیکښے Involve دی، د هغوی لاره هم نیول غواړی، که تر دے پورے چه مور او پلار هم د یو پیغلے، د خپلے مرضئ نه بغیر د هغے د خرید و فروخت کاروبار کوی، دا په سل مذهبه ناروا ده، د هغوی لار هم نیول غواړی، بالکل دوئ ته پروټیکشن هم ورکول غواړی، مونږ د دوئ په Favour کښے یو چه کوم خلق دا کاروبار کوی، د هغوی مخه هم نیول غواړی او مونږ خپلو ادارو ته هم د دے ځائے نه هدایت کوؤ او چه چرته چرته، مونږ خپلے انتظامیے ته دا احکامات جاری کوؤ چه ستاسو په علم کښے وی نو نوټس ئے هم واخلئ او په دیکښے زر تر زره قانون سازی پکار ده، مونږ تیار یو او مونږ دلته تیارے هم کړے دے چه زر تر زره اوشی چه د هغے روک تهام هم اوشی خو د هغے نه باوجود هم د ښځو خرڅول نه، د هر څیز داسے په دے طریقه خرڅول ناروا دی چه خدائے رسول اجازت نه کوی، انسانیت ئے اجازت نه کوی، دا په کومه کهاته کښے کیدے شی؟ لهذا زمونږ خوئیندے میندے دوئ ته د احترام په نظر کتل غواړی او دا کاروبار چه هر څوک کوی، د هغوی لاره په هر قیمت نیول غواړی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

محترمہ شگفتہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہں جی؟

محترمہ شگفتہ: زه په دے باندے لږه خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: نه، لیټ کیږو کنه، دا دغه دا سے-----

محترمہ شگفتہ: دا خو Already جی اسمبلئ ته-----

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously.

(Applauses)

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد، انضباط وطریقہ کار مجریہ 1988 میں ترامیم کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan and Mr. Israrullaha Khan Gandapur, to please move for leave of the House to introduce the joint amendments in the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, one by one.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that leave may be granted to introduce the amendments in the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Speaker: Honourable Israrullaha Khan, to please move.

Mr. Israrullaha Khan: Thank you, Sir. Sir, I beg to move that leave may be granted to move the amendments in the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Speaker: The motion before the House is that leave may be granted to the honourable Members to introduce the amendments in the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the leave is granted.

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد، انضباط وطریقہ کار مجریہ 1988 میں ترامیم کا متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan and Mr. Israrullaha Khan Gandapur, to please move that the said amendments may be referred to the concerned Committee. Abdul Akbar Khan, please first.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, janab Speaker. I beg to move that the amendments may be referred to the concerned Committee.

Mr. Speaker: Honourable Israrullah Khan Gandapur Sahib.

Mr. Israrullah Khan Gadapur: Sir, I beg to move that the proposed amendments may kindly be forwarded to the concerned Committee.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendments moved by the honourable Members may be referred to the concerned Standing Committee on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the amendments are referred to the concerned Committee.

مجلس قائمہ برائے اعلیٰ تعلیم کی رپورٹ کی مدت میں توسیع کیلئے تحریک کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Zakirullalh Khan, Chairman Standing Committee No. 8 on Higher Education, Archives and Libraries, to please move for extension in the period for presentation of the report of the Committee in the House, under rule 185 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Dr.Zakirullah Khan: Thank you, Mr. Speaker. I wish to move under sub rule (1) of the rule 185 of the Provincial Assembly, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of Standing Committee No. 8 on Higher Education Department, regarding Question No.514, referred on 12th October, 2009 and Joint Call Attention Notice No. 374, referred on 3rd September, 2009, may be extended till date and I may be allowed to present it in this august House.

Mr.Speaker: The motion before the House is that-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ڈاکٹر صاحب توآتے نہیں ہیں، پہلے تو یہ ہم سے Commitment کریں، یہ میٹنگ بلاتے نہیں ہیں اور Extension مانگتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ ہمارے ساتھ Commitment کریں کہ یہ میٹنگ کب بلائیں گے؟

جناب سپیکر: جناب ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب سے میں نے بھی Explanation مانگی تھی مگر یہ حج پر گئے تھے، اسلئے بہت لمبی غیر حاضری کی، آئندہ کیلئے ان کو میں نے بھی تنبیہ کی ہے کہ ریگولر میٹنگز کیا کریں گے، Any how ابھی ہاؤس میں بات آئی ہے تو تھوڑی سی ایشورنس دے دیں۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: بالکل جی، زما خیال دے چه دا رپورٹ زه پیش کوم نو څه فیصلے مو کړی دی څکه ئے پیش کومه جی۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: اوئے کړو، ایشورنس ئے ورکړو۔

جناب عبدالاکبر خان: دا جی بس دغه د اوکړی چه Within a week به۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Within a week time, within a week time بس دا به تاسو کوئ جی او دا ریګولر به کوئ۔ د هائر ایجوکیشن قاضی صاحب څه شو، شته؟ قاضی صاحب سره لږ مدد اوکړئ جی۔

The motion before the House is that extension in period for presentation of the report of Standing Committee No. 8 on Higher Education, Archives and Libraries may be granted to the honourable Chairman of the Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Voices: Yes.

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: کیا نہیں دے رہیں؟ نہیں، یہ ذرا تیز بولیں گے۔

Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it; extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے اعلیٰ تعلیم کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Now Zakirullah Khan, to please present before the House the report of the Standing Committee No. 8 on Higher Education, Archives and Libraries Department.

Dr. Zakirullah Khan: Sir, I wish to present the report of the Standing Committee No. 8 on Higher Education Department in this House.

Mr. Speaker: It stands presented. The honourable Leader of the House, Janab Chief Minister Sahib, Amir Haidar Khan Hoti Sahib.

(Applauses)

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ): ډیره مهربانی محترم سپیکر صاحب چه تاسو ما له موقع راکړه، په یو داسے ایشو باندے د خبرو کولو چه زما په خیال هغه زمونږ د ټولو د زړه آواز دے او زما نه وړاندے دلته کښے زما ذمه وارو ملګرو او مشرانو په هغے باندے ډیره واضحه خبره اوکړه، ډیره تفصیلی خبره پرے اوشوه او زما په خیال داسے یو بدبخته انسان به نه وی چه د هغے نه څه بله رائے لری چه د کومے رائے او د کومو جذباتو او د کومو احساساتو اظهار په دے هاؤس کښے اوشو۔ د هغه ورځ په حواله باندے چه کومه غلط فهمی وه، هغه غلط فهمی خو نن صفا شوه، کلیئر شوه او زه خوشحاله یمه چه یو غلط فهمی تر مینځه وه او هغه ختمه شوه او زه مشکور یمه د سینیئر منسټر صاحب هم، د مفتی صاحب هم او د خپل اپوزیشن د ټولو ورونړو او د مشرانو چه هغوی په ډیر ښه ماحول کښے په ډیره ښه طریقه باندے هغه غلط فهمی چه کومه وه، د تیرے ورځے هغه ئے ختمه کړه خو فلور آف دی هاؤس به دومره ګزارش ضرور کوم چه خپل آواز پورته کول، احتجاج کول، دا د هر چا بنیادی او جمهوری حق دے او بیا په داسے یو مسئله باندے چه هغه زمونږ د اسلام او د ایمان سره تعلق ساتی، د نبی پاک ﷺ سره تعلق ساتی، په هغے کښے خو څه دویمه رائے نشته دے خو احتجاج هله پکار دے چه یو مشکل پیښ وی او یو تلخه فیصله وی او ګرانه فیصله وی خو د دے د پاره ئے کوی چه بله لار موجود نه وی او نورے ټولے لارے بندے شی۔ سره د دے چه زه دا حق نه لرم چه زه دا فیصلے د هغوی د پاره اوکړم، دا د هغوی فیصلے دی او هغوی دا حق لری چه خپلے فیصلے پخپله اوکړی، مونږ د هغوی د فیصلو احترام کوؤ خو دومره ګزارش به ضرور اوکړم چه د یو فرد یا د څو افرادو رائے چه کومه ده، هغه د هغوی ذاتی رائے کیدے شی خو هغه د حکومت رائے قطعاً نه ده او زما په خیال چه پرون فلور آف دی هاؤس په قومی اسمبلئ کښے د محترم خورشید شاه صاحب د پالیسی سټیټمنټ نه پس په دیکښے مزید څه

ګنجائش پاتے نه شو چه په فلور آف دی هاؤس Minister Religious Affaire خورشید شاه صاحب پرون ډیر واضحه اووئیل چه د توهین رسالت په قانون کښے هیڅ قسمه امنډمنټ نه راځی او نه داسے څه اراده د حکومت شته او نه به وی له خیره، او که خدائے مه کړه، خدائے مه کړه، خدائے مه کړه، داسے مرحله کله راغله نو زه خپلو ورونړو ته او خپلو مشرانو ته دا تسلی ورکوم چه احتجاج به بیا دوئ یواځے نه کوی، په هغه احتجاج کښے به دا ټول هاؤس دوئ سره شریک او شامل وی (تالیاں) نو دغه وضاحت زما په خیال چه زمونږ د ټولو د پاره ډیر دے، وفاقی حکومت په هغے باندے خپل پالیسی سټیټمنټ پرون ورکړو او مونږه د دغه پالیسی سټیټمنټ ویلکم کوؤ او دا یو ګزارش په اخر کښے ضرور کوم چه که ممکنه وی او کیدے شی، د دے صوبے حالات هسے هم ګډ وډ دی، مشکلات دی، مسئلے دی، دا سبانے چه کوم هړتال دے، که په دیکښے څومره هم ګنجائش پیدا کیدے شی، نرمی کیدے شی نو زما په خیال دا به د دے صوبے خلقو سره مهربانی وی سپیکر صاحب! زمونږه د ورونړو او زمونږ د مشرانو۔ ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Thank you. The sitting is adjourned till 10:00 AM of tomorrow morning. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعہ مورخہ 31 دسمبر 2010ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)